ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

جون 2024ء

"اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے
کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت
کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 376)

اس جلسے میں شامل ہونے کا مقصد روحانی، علمی اور اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ہے اپنی روحانی اور علمی حالت کو بہتر کرنا۔ اخلاقی حالت کو بہتر کرنا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنا۔ پس جب یہ سوچ ہو گی تو پھر دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہیں رہے گی اور جب دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہیں رہے گی تو پھر جلسے کے بعض انتظامات جن میں اگر کمزوری بھی ہو گی تو مہمان اسے محسوس نہیں کریں گے۔“

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 28/ جولائی 2023ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن 18/ اگست 2023ء، صفحہ 3)

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جون 2024ء : ذوالقعدہ، ذوالحجہ 1445ہجری قمری : احسان 1403ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 6

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے اہم نکات	4
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے متعلق ہدایات کے اہم نکات	8
★ جلسہ سالانہ کینیڈا اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	11
★ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمانوں سے حسنِ سلوک از مکرم سہیل مبارک شرما صاحب	14
★ احمدی بزرگان کی بے مثال مالی قربانیاں از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	19
★ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔	23
★ ہیومینٹی فرسٹ کے زیر اہتمام افطار ڈنر کی چند جھلکیاں از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	25
★ شعبہ صنعت وتجارت کے زیر اہتمام عید بازار کا انعقاد از مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	28
★ مکرم ماسٹر مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب کا ذکرِ خیر از محترمہ امۃ القیوم اعجاز صاحبہ	30
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	36
★ تصاویر : بشیر احمد ناصر، اسد سعید اور بعض دیگر احباب	

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ
فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ۝ (سورۃ التوبہ 19:9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حدیث النبیؐ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَا ئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَتَّبِعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِھِمْ حَتّٰی یَمْلَؤُا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْااِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْاَ لُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیَسْئَلُوْنَکَ، قَالَ وَمَا ذَا یَسْاَ لُوْنِیْ ؟ قَالُوْ یَسْئَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلْ رَأَوْا جَنَّتِیْ؟ قَالُوْالَا اَیْ رَبِّ، قَالَ:فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْاجَنَّتِیْ، قَالُوْا:وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ: قَالَ: وَمِمَّا یَسْتَجِیْرُوْ نَنِیْ: قَالُوْا : مِنْ نَارِکَ یَارَبِّ، قَالَ: وَھَلْ رَأَوْنَارِیْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِیْ؟ قَالُوْا: وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ: قَالَ: فَیَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَاَعْطَیْتُھُمْ مَا سَأَلُوْا وَاَجَرْتُھُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْاقَالَ فَیَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّفَجَلَسَ مَعَھُمْ ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: وَلَہُ غَفَرْتُھُمَ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر، باب فضل مجالس الذکر۔بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث 77، صفحہ 127-130)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہو گی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

Designed by Freepik

جلسہ سالانہ میں شرکت کی برکات

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 375-376)

Designed by Freepik

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبات جمعہ کے اہم نکات

خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 2024ء کے اہم نکات

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غزوات کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان فرمائی جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپؐ نے اپنا گھوڑا روک لیا اور فرمایا کہ ان کا استقبال کرو۔ آپؐ نے ان کے بیٹے حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر تعزیت فرمائی تو انہوں نے کہا کہ جب مَیں نے آپؐ کو صحیح سلامت دیکھ لیا تو میرا غم اور مصیبت سب ختم ہو گیا۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خوش خبری ہو اور باقی سب شہداء کے لواحقین کو بھی یہ خوش خبری دے دو کہ یہ سب مقتولین جنت میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور سب نے اپنے اپنے گھر والوں کے لیے بھی حق تعالیٰ سے شفاعت اور سفارش کی ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے دلوں سے غم و الم کو مٹا دے۔ ان کی مصیبتوں کو دُور فرما دے اور شہیدوں کے جانشینوں کو ان کا بہترین جانشین بنا دے۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی وہ عورتیں تھیں جو اسلام کی اشاعت اور تبلیغ میں مردوں کے دوش بدوش چلتی تھیں اور یہی وہ عورتیں تھیں جن پر اسلامی دنیا فخر کرتی ہے۔
- آپ فرماتے ہیں کہ عیسائی دنیا مریم مگدلینی (Maryam Magdalena) اور اس کی ساتھی خواتین کی اس بہادری پر خوش ہے کہ وہ صبح کے وقت دشمن سے چھپ کر مسیح کی قبر پر پہنچی تھیں مگر ذرا میرے محبوب کے مخلصوں اور فدائیوں کو دیکھو کہ کن حالتوں میں انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور کن حالتوں میں انہوں نے توحید کے جھنڈے کو بلند کیا۔
- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے بعد مدینے پہنچے تو منافقین اور یہود خوشیاں منانے اور مسلمانوں کو برا بھلا کہنے لگے اور کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بادشاہت کے طلب گار ہیں (نعوذ باللہ) اور کسی نبی نے آج تک اتنا نقصان نہیں اٹھایا جتنا انہوں نے اٹھایا ہے۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافقین کے قتل کی اجازت چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ لوگ کلمہ نہیں پڑھتے؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں! کلمہ تو پڑھتے ہیں مگر تلوار کے خوف سے، ورنہ منافقانہ باتیں کیوں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا مجھے اس کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔
- حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بات ان نام نہاد علماء کا منہ بند کرنے کے لیے کافی ہے جو احمدیوں کے بارہ میں کہتے ہیں کہ ان کا قتل جائز ہے۔ ان نام نہاد علماء نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے لیے تشریف لے جایا کرتے۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق اور پھر حضرت عمر فاروق اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی

اسی طرح ان شہداء کی قبروں پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

- حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد احد میں شہید ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ مَیں تمہارا باپ بن جاتا ہوں اور عائشہؓ تمہاری ماں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ جب حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوڑھے ہو گئے تو سارا سر سفید ہو گیا مگر وہ حصہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک رکھا تھا بالوں کا وہ حصہ سیاہ ہی رہا۔ حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان میں لکنت تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کیا تو لکنت جاتی رہی۔
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فلسطین اور دنیا کے حالات کے متعلق دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعائیں جاری رکھیں۔ حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ خدشہ ہے کہ ایران پر بھی حملہ ہو اور پھر یہ جنگ مزید پھیلے۔
- حضورِ انور نے فرمایا کہ یمن کے اکثر اسیران کی کل رہائی کی خبر آئی ہے۔ جو چند اسیران رہ گئے ہیں ان کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔
- حضورِ انور نے دو مرحومین مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے چھوٹے نواسے تھے اور مکرم ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب امریکہ کا ذکر فرمایا اور ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اپریل 2024ء کے اہم نکات

غزوۂ احد اور غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ نیز مشرق وسطیٰ میں بگڑتی صورت حال کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک:

- جنگِ اُحد کے واقعات کے ضمن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو ان پر قرض تھا۔ قرض خواہوں نے کمی نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جاؤ! اور اپنی کھجوروں کو الگ الگ رکھو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر کے درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا: ان لوگوں کو ماپ کر دو۔ میں نے ماپ کر دیا یہاں تک کہ جو ان کا حق تھا، وہ سب ادا کر دیا۔ پھر بھی میری کھجوریں بچ گئیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان میں کچھ بھی کمی نہیں ہوئی۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہداء کے لیے دعا کی کہا اے خدا! اُحد کے شہیدوں کے پسماندگان کے لیے اچھے خبر گیر پیدا فرما۔
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شہید کی بیوہ کو دعا دی کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے خاوند سے بڑھ کر تمہاری خبر گیری کرنے والا کوئی شخص پیدا کر دے۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند معیار اخلاق اور صحابہؓ کی عدیم المثال قربانیوں کا پتا چلتا ہے۔
- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ اُحد سے واپس تشریف لائے تو کیونکہ زخموں کی وجہ سے صحابہؓ نے آپؐ کو سہارے سے گھوڑے سے اتارا۔ مغرب کا وقت تھا۔ چنانچہ آپؐ نماز ادا کر کے گھر تشریف لے گئے۔
- مدینے کی عورتوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر حاضر ہو کر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رونا شروع کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخموں کی شدت اور نقاہت کی وجہ سے سو چکے تھے۔ ثلث رات تک وہ عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رو رہی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کی عورتوں پر رحم کرے۔ انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ساتھ ہی فرمایا کہ اس طرح نوحہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ امر ہے۔

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رونے سے منع نہیں کرتا مگر ان عورتوں سے کہو کہ اپنے منہ پر تھپڑ نہ ماریں اور اپنے بال نہ نوچیں، اپنے کپڑے نہ پھاڑیں۔
- پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اس تلوار پر لگے خون کو دھو ڈالو۔ اللہ کی قسم! آج تو اس تلوار نے کمال کر دکھایا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آج تم نے کمال کر دکھایا ہے تو تمہارے ساتھ سہل بن حنیف اور ابو دجانہ نے بھی خوب دادِ شجاعت دی ہے۔ ایک اور روایت میں عاصم بن ثابت اور حارث بن سمہ کے نام بھی مذکور ہیں۔
- حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک اور غزوہ حمراء الاسد جو شوال تین ہجری میں ہوا اب اس کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ غزوہ دراصل غزوۂ اُحد کا ہی حصّہ اور تتمہ ہے۔
- اس غزوہ سے حاصل ہونے والے نتائج کی وجہ سے غزوۂ اُحد کو مسلمانوں کی ہی فتح تصور کیا جاتا ہے۔ حمراء الاسد مدینے سے ذوالحلیفہ جاتے ہوئے بائیں جانب مدینے سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔
- قریشِ مکہ جنگِ اُحد کے بعد واپس لوٹ رہے تھے تو ان میں یہ بحث چھڑ گئی کہ آیا انہیں واپس لوٹ جانا چاہیے یا پلٹ کر مدینے پر حملہ کرنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ اطلاع ملی تو آپؐ نے بڑے جلال سے فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر قریش مدینے پر حملہ آور ہوئے تو ایسے پتھروں پر ان کے لیے نشان لگا دیے گئے ہیں جن کی بارش سے ان کا اس طرح نام و نشان مٹ جائے گا جس طرح گزرا ہوا کل ہوتا ہے۔
- حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعائیں جاری رکھیں۔ جیسا کہ خیال تھا اور خدشہ تھا ایران پر اسرائیل نے براہِ راست بھی حملہ کر دیا۔ اس سے مزید حالات خراب ہوں گے۔
- اللہ تعالیٰ دنیا کے ان لیڈروں کو عقل دے جو عالمی جنگ کو مزید ہوا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔
- اسی طرح اللہ تعالیٰ مسلم امہ کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ یہ ایک بن کر، متحد ہو کر مخالف کا مقابلہ کر سکیں۔
- حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو مرحومین مولانا غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ اور ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کا ذکرِ خیر فرمایا اور ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کی دعا کی۔ نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 26/ اپریل 2024ء کے اہم نکات

غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت اور صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق و وفا اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ۔

- جب اُحد کی جنگ کے بعد دشمن کی سازش کا علم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ دشمن کے لیے نکلو اور ہمارے ساتھ وہی نکلے جو گزشتہ روز اُحد کی لڑائی میں شامل تھے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ انتہائی دانشمندانہ تھا۔ اس فیصلے نے مجاہدین کے حوصلوں کو مزید بلندیوں تک پہنچا دیا اور منافقین کے دل پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت ارادی اور قوت یقین کی ہیبت طاری کر دی۔
- رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے بھی ساتھ جانے کی اجازت مانگی تھی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منع فرما دیا تھا۔
- اعلان کے بعد زخمی صحابہؓ کے عشق اور وفا کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے زخموں کو سنبھالتے ہوئے ایک بار پھر فوری طور پر نکل پڑے۔
- حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نو 9 زخم لگے تھے کانوں میں آواز پڑتے ہی چل پڑے۔ بنو سلمہ سے چالیس زخمی نکلے۔ طفیل بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیرہ، خراش بن الصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دس، کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دس سے زائد اور قطبہ بن عامر رضی للہ تعالیٰ عنہ کو نو زخم لگے تھے لیکن اس کے باوجود مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑے اور اپنے زخموں پر مرہم لگانے کے لیے نہیں ٹھہرے۔

- خدا تعالیٰ نے اسی جذبہ بے مثل کو اپنے کلام میں مرقوم فرما دیا تا کہ رہتی دنیا تک کے لیے ان پر عقیدتوں کے پھول نچھاور ہوتے رہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔
- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جنگ اُحد میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ آپؐ نے اُن کی عشق و محبت میں ڈوبی تفصیل سُن کر اُنہیں اجازت دی تھی۔
- اس مہم میں آپؐ اس حالت میں روانہ ہوئے کہ چہرۂ مبارک مجروح تھا۔ پیشانی مبارک زخمی تھی۔ دندانِ مبارک ٹوٹا ہوا تھا۔ دونوں ہونٹ اندر کی جانب سے زخمی تھے۔ داہنا کندھا اور دونوں گھٹنے بھی زخمی تھے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ کبھی قریش ہمارے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کر پائیں گے یہاں تک کہ ہم حجر اسود کو بوسہ دیں گے۔
- دو انصاری بھائیوں حضرت عبد اللہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت رافع بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زخمی حالت میں پیدل سفر کیا۔ آپؐ نے دعا دی کہ تم لوگوں کو گھوڑے، خچر اور اونٹ بطور سواریوں کے نصیب ہوں گے لیکن وہ تم دونوں کے اس سفر سے بہتر نہیں ہوں گی جو سفر اس وقت تم نے پیدل گرتے پڑتے کیا ہے۔
- اس غزوہ میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس اونٹ اور کھجوریں لائے۔ بعض دفعہ اونٹ کا گوشت بھی کھایا جاتا تھا۔ رات کے وقت کثرت سے آگ کے الاؤ روشن کیے جاتے تا کہ لشکر کی کثرت ظاہر ہو اور دشمن خائف ہو۔
- ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں پر گھبراہٹ اور رعب طاری ہو گیا اور عافیت اسی میں نظر آئی کہ وہ جس قدر جلدی ہو سکے اپنے لشکر کو لے کر مکہ پہنچ جائے۔
- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوموار منگل اور بدھ کے روز وہاں قیام فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ پانچ دن مدینہ سے باہر رہے۔
- معاویہ بن مغیرہ پکڑا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ تین روز کے اندر یہاں سے چلا جائے ورنہ قتل کر دیا جائے گا لیکن یہ وہیں چھپا رہا تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے قتل کر دیا۔
- ایک شاعر ابوعزہ نے جو گرفتار ہوا، اپنی غربت اور اپنی بیٹیوں کا واسطہ دے کر آپؐ سے کہا کہ مجھ پر رحم فرمائیں۔ آپؐ نے اس کو بغیر فدیہ لیے چھوڑ دیا تھا اور عہد لیا تھا کہ آئندہ وہ نہ تو آپؐ کے خلاف جنگ کو آئے گا۔ نہ آپؐ کے خلاف کسی کو اُکسائے گا مگر اُس نے اپنا عہد توڑ دیا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس کی گردن مار دو۔ آپؐ نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔
- بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ دعائیں جاری رکھیں دنیا کے حالات کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔
- حضور انور نے آخر میں فراز احمد طاہر صاحب شہید آف آسٹریلیا کا ذکر فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

(بشکریہ: مکرم مولانا خلیل احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

شاملینِ جلسہ کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔“

(اشتہار 7/ دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 342، ایڈیشن 1989ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے متعلق ہدایات کے اہم نکات

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت

- یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔
- ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے انہیں ختم کر دو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض و غایت بھی ہے۔ اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ ادھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھر پور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھر پور حصہ لیں۔
- اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

جلسہ کی برکات

- یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کی بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدنظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

مہمانوں کو نصیحت

- مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئیں اور صرف نظر کرنا چاہئے۔ اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

کارکنان کو ہدایات

- اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔
- جو میزبان ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے۔ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔
- اسی طرح کارکن بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو نہایت نرمی کے ساتھ معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

مسجد کے آداب

- مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جو مار کی جلسہ کے لئے لگائی جاتی ہے اس میں نمازیں ہوں گی۔ اس لئے اس وقت کے لئے اسے آپ کو مسجد کا ہی درجہ دینا ہوگا اور مکمل طور پر وہاں اس کے تقدس کا خیال رکھنا ہوگا۔

آدابِ نماز

- جلسہ کے ایام بالخصوص ذکرِ الٰہی کرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دُور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ

کی تو پھر کوئی فائدہ ہو گا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

- نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے، جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے تو وہ اس کو باہر لے جائیں۔
- اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں یا اگر باپوں کے پاس ہیں تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں۔ تا کہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔
- نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نماز پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو نماز سے بالکل توجہ ہٹ جاتی ہے۔

آدابِ گفتگو

- فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔
- بعض لوگ بلند آواز سے تُو تُو مَیں مَیں کر کے بات کر رہے ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ ان تین دنوں میں ان تمام چیزوں سے جس حد تک پرہیز کر سکتے ہیں، کریں! بلکہ مکمل طور پر پرہیز کرنے کی آپ کوشش کریں۔ ویسے بھی یہ کوئی اچھی عادت نہیں۔

نظم وضبط

- نظم وضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کریں اور ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

صفائی

- جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراؤنڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کر دیتے ہیں۔ تو قطع نظر اس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن یا ڈبے وغیرہ رکھے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ مہمان بھی اور میزبان بھی دونوں ان چیزوں کا خیال رکھیں۔
- صفائی کے آداب ہیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔ یاد رکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔
- اس ماحول میں ظاہری صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ بلاوجہ انتظامیہ کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیں اور اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

خواتین کو نصائح

- خواتین کے لئے ہدایت ہے کہ خواتین گھومنے پھرنے میں۔ احتیاط اور پردہ کی رعایت رکھیں۔ تاہم جو خواتین احمدی مسلمان نہیں اور پردے کی ایسی پابندی نہیں کرتیں ان سے صرف پردے کی درخواست کرنا ہی کافی ہے۔ ہرگز کوئی زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہونی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے کسی احمدی خاتون کو بھی نقاب کی دقت ہو تو پھر ایسی خواتین میک اپ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ رہیں کیونکہ میک اپ کرنا بہرحال مناسب نہیں۔ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح رواج دیں۔ ایک ایسا ماحول پیدا ہو، خواتین کی طرف سے نظر آنا چاہئے کہ روحانی ماحول میں ہم یہ دن بسر کر رہے ہیں۔ پردہ نہ کرنے کے بہانے تلاش نہیں کرنے چاہئیں۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو بہرحال جس حد تک حجاب ہے اس کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ اللہ اور رسول کا حکم ہے۔
- بعض دفعہ خواتین کو دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا، کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔

کھانے کے آداب

- ان دنوں میں بعض دفعہ کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے۔ کھانے کے آداب میں تو یہ ہے جتنا پلیٹ میں ڈالیں اس کو مکمل ختم کریں۔ کوئی ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔ بلاوجہ حرص میں آ کر زیادہ ڈال لیا یا دیکھا دیکھی ڈال لیا۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس کا

دوسروں پر بُرا اثر پڑ رہا ہو۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانا جو ضائع ہو رہا ہوتا ہے اکثر کارکنان کا یہ قصور نہیں ہوتا بلکہ لینے والے کا قصور ہوتا ہے۔

- اتنا ہی لیں جتنا آپ ختم کر سکیں۔ لیکن کارکنان کے لئے بہر حال یہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دو اور زیادہ لے لیتا ہے تو اسے نرمی سے سمجھائیں۔ سختی سے کسی مہمان کو بھی انکار نہیں کرنا اور نہ یہ کسی کارکن کا حق ہے۔ پیار سے کہہ سکتے ہیں کہ ختم ہو جائے تو دوبارہ آ کر لے جائیں۔
- کھانا جہاں آپ کھا رہے ہوں ان جگہوں پر بعض لوگ کھانا کھا کر خالی برتنوں کو وہیں رکھ جاتے ہیں اور ڈسٹ بن میں نہیں ڈالتے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ ایک تو کارکنان کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام کر سکتے ہیں، دوسرے گندگی پھیلتی ہے۔

بازار

- ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ بازار جلسہ کے دوران بند رہیں گے۔ مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بلا وجہ، جن لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں یا سٹال لگائے ہیں، ان کو مجبور نہ کریں کہ اس دوران دکانیں کھولیں یا آپ وہاں بیٹھے رہیں۔ یہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ ان امور کا خیال رکھیں۔

ٹریفک

- گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔
- ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔
- اگر تھکے ہوئے ہیں یا بے آرامی ہے کسی بھی صورت میں آرام کئے بغیر سفر شروع نہ کریں۔

حفاظتی اقدامات

- حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا ایک بہت اہم چیز ہے۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں، خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔
- اس کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک نظر تو نہیں رکھ سکتا۔ مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکورٹی ہے۔
- جلسہ گاہ کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔
- ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلا دیں۔

دعا

- سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی۔ دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

مومن کی شان

- ایک مومن کی یہ خاصیت ہے کہ اسے فکر رہتی ہے کہ کہیں اس کی ذاتی خواہش اور پسند یا بشری غلطیوں کی وجہ سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو انتظامات میں کسی خرابی کا باعث ہو۔ یا کسی مخفی معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو کر بعض مسائل پیدا نہ ہو جائیں، جن تک انسان کی نظر رسائی نہیں کر سکتی۔
- اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کی مدد چاہتا ہے۔ اور جب ایسی صورت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے۔
- اور جلسوں کے بارہ میں تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا تھا کہ ان کا انعقاد کرو تا کہ جماعت کے مخلصین ایک جگہ جمع ہو کر اپنی دینی اور روحانی ترقی کے بھی اہتمام کریں اور سامان کریں اور ایک دوسرے کو مل کر آپس کی محبت کو بھی پروان چڑھائیں۔

(بقیہ صفحہ 35)

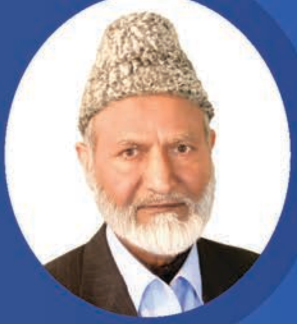

جلسہ سالانہ کینیڈا اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کینیڈا 2024ء کی آمد آمد ہے اور کینیڈا کے طول و عرض میں پھیلے تمام احمدی مرد و زن اور بچے اس کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ہمارا جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ پانچ، چھ، سات جولائی 2024ء کو حدیقہ احمد بریڈفورڈ، انٹاریو میں منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

3999 10 Sideroad, Bradford, ON. L3Z 3V6

یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کینیڈا اپنی پراپرٹی ”حدیقہ احمد“ میں پہلی بار جلسہ سالانہ کے اتنے وسیع پیمانہ پر انتظامات کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انتظامیہ نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ یہاں جملہ ضرورتوں اور سہولتوں کا خیال رکھا جائے۔ تاہم پھر بھی ممکن ہے کہ شاید وہ تمام سہولتیں جو ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں گزشتہ سالوں میں میسر تھیں، وہ حاصل نہ ہو سکیں۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ جملہ انتظامات کو خوب سے خوب تر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر سب کچھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کا یہ نظام 1891ء میں قادیان میں قائم ہوا تھا جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ کیا ایشیا، کیا افریقہ، کیا آسٹریلیا، کیا یورپ اور کیا براعظم امریکہ، دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں جلسہ ہائے سالانہ نہ ہوتے ہوں۔ ان جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم اور اسی کی بے پناہ عنایتوں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جلسہ کو جاری و ساری رکھنے کے مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت پورا سال ان جلسوں کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ پورے جوش و خروش سے ان میں شرکت کرتے ہیں اور ان جلسوں سے مقدور بھر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ الحمد للہ!

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

سب سے پہلے احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کے اپنے اوّلین مقصد کو نہ بھولیں۔ یہ جلسہ سالانہ جسے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس غرض سے جاری فرمایا کہ:

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائین، جلد 4، صفحہ 376، ایڈیشن 2019ء)

پھر فرمایا:

”تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 360، ایڈیشن 2019ء)

اس لئے احباب جماعت ان اغراض و مقاصد کو یاد رکھیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے جلسہ کے ان ایام میں برکات اور رحمتِ خداوندی سمیٹیں۔ جلسہ سالانہ کے مقررین کے خطابات اس جلسہ کی برکات کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی مرد و زن کا فرض ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و احسان مکرم مولانا ناصر احمد شمس صاحب وکیل التبشیر ربوہ کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں مرکزی

نمائندہ کے طور پر شرکت کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔

امسال جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع ہے:

”تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے۔“

جس میں درج ذیل موضوعات پر علمائے سلسلہ خطاب فرمائیں گے۔

- پُرسکون زندگی کے لئے قرآنی راہنمائی
- شاملین جلسہ کے لئے خلفائے کرام کی ہدایات
- کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
- راہبرِ امن عالم: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
- قرآن کریم کا ہماری زندگیوں پر اثر
- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے توقعات
- خلیفہ خدا بناتا ہے
- مذاہب عالم کو نجات دہندہ کی تلاش
- صنفی شناخت پر اسلامی نقطۂ نظر
- کینیڈین معاشرہ میں ایک احمدی مسلمان کی طرزِ زندگی
- دورِ حاضر میں دعا کی طاقت کے نظارے
- امتِ مسلمہ کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات
- عظمت کا حصول۔ احمدی مسلمانوں کی پہچان
- دنیائے معبودانِ باطلہ میں حقیقی معبود کی تلاش
- تقویٰ: غیر اسلامی رسم و رواج سے پرہیز
- قرآن کریم: عصر حاضر کے اخلاقی امراض کی شفاء
- جماعت احمدیہ کی ترقی میں عورتوں کا کردار
- خلافت: امن کا حصار
- معزز مہمانوں کے خطابات
- تقریبات نمایاں تعلیمی کامیابیاں، انعامات، علم انعامی، اسناد، سر محمد ظفر اللہ خاں ایوارڈ وغیرہ
- اختتامی خطاب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

”حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائین، جلد 4، صفحہ 352)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341، ایڈیشن 1989ء)

ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، درود شریف اور دوسری دعائیں وردِ زبان رکھیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک پہلے سے بڑھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسوں کے متعلق جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان کا غور سے مطالعہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔

لہٰذا یہ ایک بہت ہی اہم موقع ہے جو ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لئے وقت کو ضائع کرنا یا عام دنیاوی باتوں میں وقت صرف کرنا، تقاریر اور جلسے کے پروگراموں کی طرف توجہ نہ دینا کسی بھی احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلسہ کی اصل غرض کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے جوق دَر جوق تشریف لائیں گے اور کماحقہ فائدہ اُٹھائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

آج کل کے حالات کے پیش نظر حفاظتی اقدامات کے حوالہ سے بھی خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ:

”اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکیورٹی ہے۔“

لہٰذا احباب جماعت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

- اسی طرح جماعت کے شناختی کارڈ اور ڈیوٹیوں کے بیجز (badges) لے کر آئیں۔ سیکیورٹی کے کارکنان سے تعاون کریں خواہ اس کے لئے آپ کو تکلیف ہی اُٹھانی پڑے۔ یہ تمام انتظامات آپ سب کی حفاظت کی غرض سے کئے جاتے ہیں، اس لئے یہ آپ ہی کے تعاون سے کامیاب ہوسکتے ہیں۔
- حفاظتی اقدامات کے علاوہ بھی جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان سے بھرپور تعاون کریں۔ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔ یہی ہمارے نظام کا حسن ہے۔

- اتنے وسیع انتظامات میں بعض اوقات کچھ کمیاں، خامیاں اور کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس میں غصہ کرنے یا کارکنان جلسہ سے الجھنے کی بجائے ضبط سے کام لیں۔ یہ صرف کارکنان یا رضا کاروں کا جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جلسہ ہے اور اس کو کامیاب بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ خود اُس کمی کو مناسب طور پر دُور کر سکیں تو ضرور کیجئے وگرنہ مناسب انداز میں متعلقہ نگران کو توجہ دلادیں۔ اگر آئندہ کے لئے کوئی بہتر تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو جلسہ کے بعد تحریری طور پر مجھے مطلع کر دیں۔
- اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان بھی شرکت کرتے ہیں ان پر ہر لحاظ سے اچھا اثر پڑنا چاہیے۔ ہمارے اخلاق، ہمارا لباس، ہمارا کردار، ہماری جلسے میں حاضری، ہمارا چلنے پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کا انداز، الغرض ہر پہلو باوقار ہونا چاہیے۔
- خواتین پردے کی پوری طرح سے پابندی کریں اور اس سلسلہ میں اسلامی اقدار اور ارشاداتِ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملحوظ رکھیں۔
- جلسہ کے موقع پر جلسہ گاہ میں اور مسجد بیت الاسلام اور دیگر نمازوں کے مراکز میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔
- ہم سب پر بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے مہمانوں سے حسن خلق سے پیش آئیں اور ان کی میزبانی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔
- دعاؤں پر بہت زور دیں کہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی، جماعت کینیڈا کی ہر لحاظ سے ترقی، احباب جماعت میں روحانی ترقی، تمام پروگراموں کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ دعائیں ہیں۔

عمومی ذمہ داریاں

- جلسہ سالانہ کے ایام میں پیس ویلج میں احباب جماعت کا نمازوں اور دوسرے پروگراموں میں آنا جانا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے درج ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔
- اپنے کسی عمل سے اردگرد کے رہائشیوں کو تکلیف نہ دیں۔
- ٹریفک کے اُصولوں کی پابندی کریں۔ پارکنگ بھی صرف مقررہ جگہوں پر کریں۔ فائر روٹ (fire route) پر گاڑی ہرگز پارک نہ کریں۔ اور کسی کے لئے تکلیف یا پریشانی کا باعث نہ بنیں۔
- پیدل چلنے والے بھی سڑک پار کرتے وقت اشارے کا انتظار کریں اور ٹریفک میں خلل کا باعث نہ بنیں۔
- صفائی کا نہ صرف خود خیال رکھیں بلکہ اگر راستے میں کوئی گند نظر آئے تو اٹھا کر کوڑے والے ڈبے میں ڈال دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ کا یہ عمل آپ کا صدقہ شمار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔ ہمارا ہر فعل و عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اور جماعت کینیڈا ہر لحاظ سے دنیا میں ایک نمایاں اور صفِ اوّل کی جماعت کے طور پر اُبھرے جس سے خلیفۂ وقت کی آنکھیں ہم سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین!

*****

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

”سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور خدا کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے، جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں وہ متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ نومبر 1929ء۔ مطبوعہ خطباتِ محمودؓ، جلد 12، صفحہ 195)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمانوں سے حُسنِ سلوک

مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مہمان نوازی اخلاقیات میں سے ایک بنیادی خلق، ایمان کی علامت اور انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا ہے،

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰہِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ۝ (سورۃ ھود 70:11)

اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا۔ اس نے بھی کہا سلام اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بُھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جن اعلیٰ صفات کا ذکر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلی وحی کے نزول کے بعد فرمایا ان میں سے ایک مہمان نوازی تھی۔ یقیناً رسول کریم ﷺ میں باقی اعلیٰ صفات کی طرح یہ صفت بھی اپنے انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔

اور اس زمانے میں آپ ﷺ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مہمان نوازی کے عظیم الشان عملی نمونے دکھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو خصوصیت سے اس کی طرف توجہ تھی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت آپ کو وحی الٰہی کے ذریعہ سے آنے والی مخلوق کی خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ تیرے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے اور ایسا ہی فرمایا :

لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔

غرض یہاں تو پہلے ہی مہمانوں کے بکثرت آنے کی خبر دی گئی تھی اور پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کو وسعت اور دل میں حوصلہ پیدا کر رکھا تھا۔ اور مہمان نوازی کے لئے آپ گویا بنائے گئے تھے۔

رسالہ ”فتح اسلام“ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اسلام اور اپنے سلسلہ کے کاموں کی کامیابی کے لئے پانچ بنیادی شاخوں کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؑ نے ان بنیادی شاخوں میں سے ایک شاخ مہمان نوازی کو قرار دیا ہے۔

(ماخوذ از رسالہ فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد سوم، صفحہ 14)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لنگر کا انتظام خود اپنے ہاتھ میں رکھا گو بعض احباب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کرتے تھے کہ حضور کو انتظام کی وجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور حضور کا حرج بھی بہت ہوتا ہے۔ یہ انتظام اپنے خدام کے سپرد کر دیں مگر آپ نہ مانے کیونکہ آپ کو اندیشہ رہتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اُن کے پاس انتظام جانے سے کسی کو تکلیف ہو۔

ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب حاضری کم تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ کیا بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہوسکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔ جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اُسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا اعیال ہو جائے تو ہماری مہمات کا متکفّل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔“

(ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 455-456، ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کینیڈا کی آمد آمد ہے۔ اس بابرکت موقع پر قارئین کے استفادہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں سے حسن سلوک کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔ جو ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔

مہمانوں کے بھوکے رہ جانے پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع دی

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

کرتے ہیں کہ:

''خاکسار 1907ء میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے قادیان حاضر ہوا ایک رات میں نے کھانا نہ کھایا تھا اور اس طرح چند اور مہمان بھی تھے جنہوں نے کھانا نہ کھایا تھا اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔

منتظمین نے حضورؑ کے بتلانے پر مہمانوں کو کھانا کھانے کے لیے جگایا خاکسار نے بھی ان مہمانوں کے ساتھ بوقت تقریبا ساڑھے گیارہ بجے لنگر میں جاکر کھانا کھایا۔ اگلے روز خاکسار نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن کے قریبا دس بجے مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حضورؑ کے سامنے حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اولؓ کھڑے ہوئے تھے اور بعض اور اصحاب بھی تھے اس وقت حضورؑ کو جلال کے ساتھ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انتظام کے نقص کی وجہ سے رات کو کئی مہمان بھوکے رہے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کیا

یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔''

(سیرت المہدی۔حصہ چہارم، روایت 1176)

مہمانوں کی تکلیف اپنے چاروں بچوں کے مرجانے سے زیادہ

اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں روایت کرتی ہیں کہ:

''ہمارے ساتھ ایک بوڑھی عورت مائی تابی رہتی تھی اس کے کمرے میں ایک روز بلی پاخانہ کر گئی اس نے کچھ ناراضگی کا اظہار کیا میرے ساتھ دو عورتیں تھیں انہوں نے خیال کیا کہ ہم سے تنگ آ کر مائی تابی ایسا کہتی ہے ایک نے تنگ آ کر اپنے خاوند کو رقعہ لکھا جو ہمارے ساتھ آیا ہوا تھا کہ مائی تابی ہمیں تنگ کرتی ہے۔ ہمارے لئے الگ مکان کا انتظام کر دیں۔ جلال الدین نے وہ رقعہ حضورؑ کے سامنے پیش کر دیا رقعہ پڑھتے ہی حضورؑ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپؑ نے فوراً مائی تابی کو بلایا اور فرمایا تم مہمانوں کو تکلیف دیتی ہو تمہاری اس حرکت سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اس قدر تکلیف کہ اگر خدانخواستہ میرے چاروں بچے مر جاتے تو مجھے اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی مہمانوں کو تکلیف دینے سے پہنچی ہے۔''

(سیرت المہدی۔حصہ پنجم، روایت 1322)

اپنے اور اپنے بچوں کے آرام پر مہمانوں کے آرام کو ترجیح

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی روایت ہے کہ:

''ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی جمع تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگا نے شروع کیے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اڑھار کھا تھا معلوم ہوا کہ آپؑ نے بھی اپنا لحاف اور بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لیے بھیج دیا میں نے عرض کی کہ حضورؑ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر ہی جائے گی نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں پھر میں مفتی فضل الرحمن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا آپؑ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی اور میرے اصرار پر بھی آپؑ نے نہ لیا اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو پھر میں لے آیا۔''

(سیرت المہدی۔حصہ چہارم، روایت 1118)

مہمان کو اپنا بستر دے دیا اور سر کی پگڑی کاٹ کر کھانا باندھ کر دیا

مکرم مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خدام کے ساتھ بہت بے تکلف رہتے تھے جس کے نتیجے میں خدام بھی حضورؑ کے ساتھ ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بے تکلفی سے بات کر لیتے تھے چنانچہ ایک دفعہ میں لاہور سے حضورؑ کی ملاقات کے لیے آیا اور وہ سردیوں کے دن تھے اور میرے پاس اوڑھنے کے لیے رضائی وغیرہ نہیں تھی میں نے حضرت کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ حضورؑ رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے حضورؑ مہربانی کر کے کوئی کپڑا عنایت فرماویں حضرت صاحبؑ نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دھسا ارسال فرمایا اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دھسا میرا ہے آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں میں نے رضائی رکھ لی اور دھسا واپس بھیج دیا نیز مفتی صاحب نے بیان

کیا کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا تو حضورؑ اندر سے میرے لیے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحبؑ نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگوایا جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا حضرت صاحبؑ نے اس سے فرمایا کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح ساتھ لے جائیں گے؟ کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں اور پھر آپؑ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کاٹ کر اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔"

(سیرت المہدی۔حصہ دوم، روایت 433)

مہمانوں کا خیال اپنے بچوں سے زیادہ

محترمہ خیر النساء صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

"ایک دفعہ بارش سخت ہو رہی تھی اور کھانا لنگر میں میاں نجم الدین صاحب پکوایا کرتے تھے انہوں نے کھانا حضورؑ اور بچوں کے واسطے بھجوایا کہ بچے سو نہ جائیں باقی کھانا بعد میں بھجوا دیں گے حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ شاہ جی کے بچوں کو کھانا بھجوا دیا ہے یا نہیں؟ جواب ملا 'نہیں' ان دنوں دادی مرحومہؓ وہاں رہا کرتی تھیں حضورؑ نے کھانا اٹھوا کر ان کے ہاتھ بھجوایا اور فرمایا کہ پہلے شاہ جی کے بچوں کو دو بعد میں ہمارے بچے کھالیں گے۔"

(سیرت المہدی۔حصہ پنجم، روایت 1505)

مہمانوں کی پسند کا خیال

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی روایت ہے کہ:

"میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحقہ کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے آئے دیکھ کر فرمایا آپ دال سے روٹی کھاتے ہیں؟ اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے کہ آپ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں؟ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں۔ ہر ایک سے معلوم کرو کہ ان کو کیا کیا کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں ویسا ہی کھانا ان کے لیے تیار کیا جائے پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر میں کھانا کھا چکا تھا اور اذان بھی ہوگئی تھی حضورؑ نے فرمایا کھالو اذان جلدی دے دی گئی ہے اس کا خیال نہ کرو۔"

(سیرت المہدی۔حصہ چہارم، روایت 1163)

غریب مہمان کی دلجوئی اور اپنے اصحاب کی تربیت

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی روایت ہے۔

"کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کے بعد مسجد مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے ایک احمدی میاں نظام الدین ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے حضورؑ سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلے پر بیٹھے تھے اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے آتے گئے اور حضورؑ کے قریب بیٹھتے گئے جس کی وجہ سے میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑتا رہا حتّٰی کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گئے اتنے میں کھانا آیا تو حضورؑ نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھا لیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کرکے فرمایا آؤ میاں نظام الدین! آپ اور ہم اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے اور حضورؑ نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھری کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا اور کوئی اندر نہ گیا۔ جو لوگ قریب آ کر بیٹھ گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔"

(سیرت المہدی۔حصہ چہارم، روایت 1067)

ناراض مہمانوں کو منانے کے لئے کوشش

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ:

"ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے چارپائی بچھائی جائے خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا اسباب اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے 'جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا مشکل ہو گیا حضورؑ ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضورؑ کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضورؑ نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضورؑ نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں

فرمایا کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضورؑ نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لیا۔حضورؑ نے اسی وقت دو نواڑی پلنگ منگوائے اوران پر ان کے بستر کروائے اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔غرض یہ کہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے راستے کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہوا یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا اگر یہاں آ کر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے اس کے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے حضورؑ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹے کے قریب ان کے پاس آ کر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا حضورؑ نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجئے اور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے راستہ میں گھڑی گھڑی ان سے فرماتے رہے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکہ میں سوار ہو لیں مگر وہ سوار نہ ہوئے نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کے حضورؑ واپس تشریف لائے۔“

(سیرت المہدی۔حصہ چہارم،روایت 1068)

مہمانوں کے جذبات کا خیال

محترمہ سیدہ زینب بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

”میری موجودگی میں ایک دن کا ذکر ہے کہ باہر گاؤں کی عورتیں جمعہ پڑھنے آئی تھیں تو کسی عورت نے کہہ دیا کہ ان میں سے پسینہ کی بو آتی ہے کیونکہ گرمی کا موسم تھا جب حضور علیہ السلام کو معلوم ہوا تو اس عورت پر ناراض ہوئے کہ تم نے ان کی دل شکنی کیوں کی؟ ان کو شربت وغیرہ پلایا اور ان کی بڑی دل جوئی کی حضور علیہ السلام مہمان نوازی کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔“

”انہوں نے جو تم کو برا بھلا کہا ہے وہ تم کو نہیں مجھ کو کہا ہے“

(سیرت المہدی۔حصہ پنجم،روایت 1540)

”استانی رحمت النساء بیگم صاحبہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ موسمی تعطیلات میں قادیان آئیں حضور علیہ السلام کے گھر کی دو نوکرانیاں ان کے بچوں سے تنگ آ کر ان کو اوران کے بچوں کو برا بھلا کہتی تھیں بالآخر انہوں نے حضورؑ کو ان کی شکایت لگائی تو آپؑ نے محبت آمیز لہجہ میں جو باپ کو بیٹی سے ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ محبت کے ساتھ فرمایا ’تم ان کی باتوں سے غم نہ کرو‘ انہوں نے جو تم کو برا بھلا کہا ہے وہ تم کو نہیں مجھ کو کہا ہے۔ پھر آپؑ نے ان عورتوں کو خوب ڈانٹا اور ان میں سے ایک کو تو فوراً نکل جانے کا حکم دیا اور دوسری کو خوب ڈانٹا اور فرمایا کیا میرے مہمان جو اتنی گرمی میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر اپنے آراموں کو چھوڑ کر یہاں آئے ہیں تم ان کو برا بھلا کہتی ہو کیا وہ صرف لنگر کی روٹیاں کھانے آتے ہیں؟ اور میرے متعلق کہا کہ اس لڑکی کو آئندہ کچھ تکلیف نہ ہو۔“

(سیرت المہدی۔حصہ پنجم،روایت 1506)

مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا

ایک دفعہ 1903ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں کثرت سے مہمان آ گئے حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس وقت لنگر خانہ کے افسر اعلیٰ تھے آئے اور فرمایا:

”حضرت مہمان تو کثرت سے آ گئے ہیں معلوم ہوتا ہے اب کے دیوالیہ نکل جائے گا حضور علیہ السلام کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور لیٹے لیٹے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا میر صاحب آپ نے یہ کیا کہا آپ کو نہیں معلوم کہ مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا جو آتا ہے وہ اپنی قسمت ساتھ لاتا ہے جب جاتا ہے تو برکت چھوڑ کر جاتا ہے یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ دیوالیہ نکل جائے گا پھر ایسی بات نہ کریں۔“

(سیرت المہدی۔حصہ پنجم،روایت 1288)

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری اپنی کتاب ”تائید حق“ میں بیان کرتے ہیں کہ:

”جب مَیں امرتسر گیا تو ایک بزرگ کا نام سنا جو مرزا غلام احمد کہلاتے ہیں اور ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان نامی میں رہتے ہیں۔غرض میرے دل میں مرزا غلام احمد سے ملنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ مَیں قادیان پہنچا۔مرزا صاحب مجھ سے بڑے تپاک اور محبت سے ملے۔ جناب مرزا صاحب کے گھر میرا وعظ ہوا۔انجمن حمایتِ اسلام کے لئے چندہ بھی ہوا۔

ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بُری عادت تھی۔ امرتسر میں تو مجھے پان ملا۔لیکن بٹالہ میں مجھ کو

کہیں پان نہ ملا، نہ اچار۔ الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی روانہ کیا دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔"

(ماخوذ از تائید حق، صفحہ 54)

حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانیؓ کی گواہی

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مرد خادموں میں سے حضورؑ کے سب سے زیادہ قریب رہ کر خدمت کا موقع ملا۔ آپؓ کی مہمان نوازی کے متعلق گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آہ، آہ، آہ شہنشاہوں کا شہنشاہ جس کا یہ حال جس کی تصدیق حضورؑ کے وصال کے بعد کے واقعات نے کر دی جب کہ واقعی حضور پرنور نے بجائے مال و منال کے قرض کی بھاری رقم ترکہ میں چھوڑی مگر مہمان نوازی میں سرمو فرق نہ آنے دیا اور نہ ہی کسی کو جتایا۔ جاننے والے جانتے اور دیکھنے والے یقین رکھتے ہیں کہ حضورؑ کو مہمان نوازی میں کتنا کمال اور شغف تھا حضورؑ اس میں ذرہ بھر کوتاہی کو بھی پسند نہ فرماتے۔ قرض تک لے کر مہمانوں کی خدمت کرتے خود اپنے ہاتھوں کھلاتے اور مہمانوں کی ضروریات کا پورے اہتمام سے ان کے حالات وعادات کے لحاظ سے انصرام کرتے۔ چارپائی، بستر حتیٰ کہ حقہ تک بھی جس سے حضورؑ کو طبعی نفرت تھی مہمان کی خاطر مہیا فرماتے ... حضورؑ نے کھانا تناول فرماتے ہوئے بھی اپنا کھانا اٹھا کر مہمانوں کو بھیج دیا اور خود دو گھونٹ پانی پر ہی کفایت فرمائی۔ کسی مہمان کو چارپائی نہ ملی تو اپنی چارپائی بھیج دی یا فوراً تیار کروا دی اور نیا بستر بنوا کر بھیج دیا۔"

(سیرت المہدی۔ جلد دوم، تتمہ صفحہ 398)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں اور بعض مہمانوں کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ہوچکا ہے۔ ان کے ٹھہرانے کے لئے اپنے گھروں میں وسعت پیدا کریں اور وسع مکانک کے عظیم الشان الہام کی برکتوں اور فضلوں کے وارث بنیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی اور خاطر مدارت کا خاص خیال رکھیں۔ مہمان نوازی ایک بڑی سعادت ہے اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"جلسہ گاہ اور اس کے ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے اس طرف توجہ کریں۔ کسی قسم کا بھی گند نہیں ہونا چاہئے، ایک بھی لفافہ، پلیٹ، کپ، گلاس وغیرہ کہیں پڑا نظر نہ آئے صفائی کا یہ شعبہ بڑا فعال ہونا چاہئے۔ صفائی کا معیار اعلیٰ ہونا چاہئے، صفائی مہمانوں پر اور دیکھنے والوں پر بہت اثر پیدا کرتی ہے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 17/جون 2005ء)

کلام الامام امام الکلام

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اِک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا!

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اُس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

اَے ہوش و عقل والو! یہ عبرت کا ہے مقام
چالاکیاں تو ہیچ ہیں، تقویٰ سے ہوویں کام

جو متّقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذابِ سعیر ہے

جڑ ہے ہر ایک خیر و سعادت کی اتّقا
جس کی یہ جڑ رہی ہے عمل اس کا سب رہا

(درثمین اردو)

احمدی بزرگان کی بے مثال مالی قربانیاں

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مالی سال 30؍جون 2024ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ مالی سال کے اختتام سے قبل لازمی چندہ جات کو ان کی شرح کے مطابق ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے۔ اور لازمی چندہ جات میں چندہ جلسہ سالانہ بھی شامل ہے ۔لیکن بعض احباب نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا۔ ان سے درخواست ہے جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں ۔

اس حوالہ سے مذکورہ مضمون ”احمدی بزرگان کی بے مثال قربانیاں“ جو نہایت ایمان افروز، قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہے ، افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام کو بطور امام مہدی و مسیح موعود بھیج کر احیاء اسلام کے سامان کیے اور آپؑ کی بعثت سے قبل ہی آپؑ کو اپنی تائید و نصرت کی بشارت دے دی تھی اور یہ بھی وعدہ دیا تھا کہ ایک مخلص اور جاں نثار جماعت عطا کروں گا چنانچہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے دعویٰ کیا تو ملک کے طول و عرض سے اخلاص مند آپؑ کے حلقہ احباب میں آئے اور دن بدن ان میں اضافہ ہوتا چلا گیا جنہوں نے اپنے مال، جان، عزت اور وقت کو آپ کی خاطر قربان کر دیا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے صحابہ کی مالی قربانیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

”بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں۔“

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 306)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے صحابہؓ میں مالی قربانی کی عظیم الشان اور قابل رشک مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں جنہیں دیکھ کر بعد میں آنے والوں نے بھی خلفائے احمدیت کے ادوار میں ان قربانیوں کو جاری رکھا اور آج تک جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس مضمون میں ایسے ہی بعض مخلصین کی بے مثال مالی قربانیوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

محترم حاجی محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر (وفات: 16؍اکتوبر 1966ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) ایک مخلص وجود تھے۔ ایک مرتبہ اخبار الفضل نے ”قابل تقلید اخلاص“ کے تحت آپ کا خط درج کرتے ہوئے لکھا:

”اس عاجز نے سو روپے کی کلھم پونجی بطور قرض صدر انجمن قادیان کو دی تھی جس کے متعلق تحریک کی گئی تھی اور میرا خیال تھا کہ میں اس طرح دار الامان میں مکان کے واسطے روپیہ جمع کر کے مکان بنالوں گا جس کی میرے دل میں بہت بڑی تمنا ہے لیکن اب دل میں اس بات کے لیے بہت جوش ہے کہ شخصی ضرورتوں اور خواہشوں کو قومی اور جماعتی ضروریات پر قربان کر دیا جائے سو یہ عاجز اپنے دل میں محض فضل الٰہی سے یہ توفیق پاتا ہے کہ اس سو روپیہ کو قرضہ انجمن کی مد سے نکلوا کر بطور چندہ دے دے اور حضورؓ کے حکم کے ماتحت خرچ کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 12اگست 1914ء صفحہ 4، کالم 2)

محترم میر کلیم اللہ صاحب آف شیموگہ (انڈیا) نے خلافتِ ثانیہ میں بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ سے اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی۔ 30؍جون 1946ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجلس میں جماعت کو تحریک جدید کے تحت مالی قربانی کی تحریک فرمائی جب آپ نے الفضل میں حضورؓ کا ارشاد پڑھا تو درج ذیل اخلاص نامہ بھجوایا:

”حضور عالی! میرا اور میری اہلیہ صاحبہ کا ارادہ ادائے فرض حج کے لیے جہاز کے سیکنڈ کلاس میں سفر کرنے کا تھا جب میں نے حضور کا یہ ارشاد پڑھا تو بڑی رقت ہوئی۔ میرے آرام سے سفر کرنے کے مقابلہ میں مفاد اسلام مقدم سمجھ کر میں نے سیکنڈ کلاس کی بجائے ڈیک (deck۔ ناقل) میں سفر کا تہیہ کر لیا ہے، اس کی بچت تقریباً ایک ہزار ہوگی جو حضور کی خدمت میں اس عریضہ کے ساتھ پیش ہے۔“

حضورؓ نے اس خط پر اپنی قلم مبارک سے ”جزاکم اللہ احسن الجزاء“ تحریر فرمایا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 17؍اگست 1946ء، صفحہ 6)

محترم میاں لعل دین صاحب (بیعت: 1919ء ۔ وفات: 12؍جولائی 1959ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) جہلم کے رہنے والے تھے اور کریانے کی دوکان کرتے تھے،

گو مالی وسعت اتنی نہیں تھی لیکن اخلاص اور جذبہ قربانی سے مالا مال تھے۔سلسلہ کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ایک دفعہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں درج ذیل عریضہ لکھا:

''گزارش ہے کہ حضور کا بیان فرمودہ خطبہ 14/ جون 1946ء کا بذریعہ الفضل ....خاکسار کو ملا۔ پڑھنے کے بعد دل کو سخت تکلیف ہوئی کہ میرے جیسا ناکارہ شخص احمدیت کی کیا خدمت کر سکتا ہے۔معمولی کریانہ کی دوکان ہے اور میری نرینہ اولاد کوئی نہیں، دو لڑکیاں ہیں سو وہ شادی شدہ ہیں اور اپنے اپنے گھر رہتی ہیں۔ دوکان پر سوائے میرے اور کوئی نہیں ہوتا اور میری عمر بھی اس وقت قریبًا پچاس سال ہو گی۔ ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔ میرے پاس اس وقت کل پانصد روپیہ ہے، سو اُس میں سے تین صد روپیہ کی حقیر سی رقم میں حضور کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ آپ جس طرح چاہیں استعمال فرمائیں اور قبول فرمائیں۔ والسلام

حضور کا ادنیٰ خادم میاں لعل دین دوکاندار مشین محلہ 1۔جہلم

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 6/ جولائی 1946ء، صفحہ 2)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوابًا تحریر فرمایا:

''آپ کا خط ملا۔ بیمہ قیمتی تین سو روپیہ ملا، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ کئی لوگ اس خطبہ پر اشاعت اسلام کے لئے حصہ لے رہے ہیں مگر آپ اس وقت کے سب حصہ لینے والوں سے بڑھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی اس قربانی کو فضل الٰہی کے جذب کرنے کا موجب بنائے۔ میں نے یہ رقم تحریک جدید میں بھجوا دی ہے۔ والسلام خاکسار مرزا محمود احمد''

محترم قاضی عبد الغفور صاحب ریٹائرڈ سالٹ انسپکٹر سانبھر جھیل، راجستھان انڈیا (وفات: 4/ جون 1950ء) بھی مخلصین سلسلہ میں سے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی قائم کردہ مالی قربانیوں کے علاوہ دربار خِلافت سے آنے والی ہر مالی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا:

''سیدنا و مرشدنا! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

حضور کا فرمودہ خطبہ مندرجہ اخبار الفضل 14/ مارچ 1944ء پڑھتے ہوئے جب میں نے صفحہ 9 کالم 3 پر مسجد مبارک کی توسیع کی نسبت یہ الفاظ پڑھے ''شام کی نماز کے بعد جب میں بیٹھا تو میں نے بعض ایسے دوستوں کا نام لکھوانا شروع کر دیا جنہوں نے اس غرض کے لئے مجھے چندہ دیا ہوا تھا۔ اس پر دوسرے دوستوں نے بھی اسی وقت چندہ دینا شروع کر دیا۔'' اسی قدر پڑھ کر میں نے اپنی لڑکی عزیزہ امۃ الوکیل سے کہا کہ تیس روپے تحریک جدید کے جو بھیجنے ہیں وہ اور پانچ روپے معہ آٹھ آنہ منی آرڈر کمیشن کے مجھے دے دو، مَیں ڈاکخانہ جا کر منی آرڈر کر آؤں۔ چنانچہ ڈاکخانہ (جو بالکل مکان کے سامنے ہے) پہنچ کر میں نے فارم لکھا اور رسید لے کر گھر آیا اور بقیہ حصہ خطبہ کا پڑھ کر بچوں کو سنانے لگا تو معلوم ہوا کہ یہ تحریک تو مقامی تھی اور مطلوبہ چندہ دوستوں نے قادیان میں ہی پورا کر دیا۔حضور سے عرض ہے کہ یہ حقیر رقم ہے جو میں نے خطبہ ختم تک پڑھنے سے قبل ہی فوری تحریک کے ماتحت بذریعہ منی آرڈر مرکز میں محاسب صاحب کے نام پر بھیج دی۔حضور اسے قبول فرمائیں۔ممکن تھا کہ پورے خطبہ کو پڑھ کر میں بخیال امتثال رک جاتا مگر میں نے خطبہ کو اس جگہ چھوڑ کر پہلے منی آرڈر کر دیا جو خاص جوش کے ماتحت تھا، حضور قبول فرمائیں۔ خادم عبد الغفور سانبھر جھیل''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 9/ اگست 1944ء، صفحہ 2)

آج کل تو خلیفہٴ وقت جب بھی مالی تحریک فرماتے ہیں تو وہ بوجہ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہونے کے بیک وقت پوری دنیا میں پھیل جاتی ہے اور ہر سابق بالخیرات فورًا اس میں حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے لیکن ایم ٹی اے کے آغاز سے پہلے جب خلیفہٴ وقت کوئی تحریک فرماتے تو وہاں موجود لوگوں کو سب سے پہلے اس پر لبیک کہنے کا موقع مل جاتا اور باہر کی جماعتوں میں جیسے جیسے اطلاع جاتی وہ بھی شامل ہوتے جاتے۔بعض احباب اس پر رشک کیا کرتے تھے کہ ہم کیسے قادیان یا ربوہ والوں سے پہلے خلیفہٴ وقت کی تحریک میں شامل ہوں چنانچہ ڈیرہ غازی خان کے ایک مخلص احمدی محترم غلام قادر احمدی ضلع ڈیرہ غازی خان نے تحریک جدید کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا:

''میرے مقدس آقا!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

غالبًا حضور والا تحریک جدید کے دوسرے سال کے واسطے کوئی سکیم جماعت کے لئے تجویز فرمائیں گے۔سب سے پہلی جماعت جو حضور کے مطالبات پر لبیک کہتی ہے وہ مدینۃ المسیح کی جماعت ہے۔ جی چاہتا ہے کہ جب حضور والا جماعت کے سامنے کوئی سکیم رکھیں تو سب سے پہلے میں لبیک کہوں مگر بُعد مانع ہے۔ اس لیے قبل از وقت عرض کرتا ہوں کہ حضور والا جو بھی حکم فرمائیں گے، مجھے بسر و چشم منظور ہو گا اور ابھی سے کہتا ہوں لبیک لبیک یا امام لبیک۔

حضور کا ادنیٰ خادم غلام قادر احمدی ضلع ڈیرہ غازی خان

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 18/اکتوبر 1935ء، صفحہ 2)

میاں مبارک احمد صاحب زرگر آف پنڈی چری نے ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا:

''شروع سال حضور پُر نور نے جب تحریک جدید کا ارشاد فرمایا تو عاجز نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں پانچ روپیہ اپنی طرف سے اور پانچ روپیہ اہلیہ کی طرف سے وعدہ کیا۔ اس کے بعد میری اہلیہ فوت ہوگئی اور کاروبار بالکل مدھم ہوگیا۔ عاجز یہ خیال کرتا رہا کہ آئندہ سال اکٹھا دے دوں گا پھر دوسرے سال بھی یہی حالت اور تنگ دستی رہی۔ نفس نے یہی دھوکہ دیا کہ اگلے سال اکٹھا دے دوں گا اس طرح چار سال گزر گئے اور کچھ نہ دے سکا۔ جب پانچواں سال ختم ہوا اور حضور کی طرف سے چھٹے سال کے وعدوں کا اعلان ہوا جو خطبہ جمعہ میں سنایا گیا تو بے اختیار میرے دل نے میرے وجود اور دل پر ہزار ندامت کا اظہار کیا اور دل نے پختہ ارادہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اب بھی میں اپنے پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں بقایا ادا نہ کروں تو یقینی طور پر میں کم از کم اپنے نزدیک احمدی کہلانے کا مستحق نہیں۔ پس میرے دل کو اللہ تعالیٰ نے طاقت بخشی اور اپنے فضل سے اس نے سامان فرمایا۔ 20/جنوری کو پچاس روپیہ کا منی آرڈر کر کے 5 سال کا چندہ تحریک جدید ...... ادا ہوا، الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اب چھٹے سال کا پندرہ روپیہ کا وعدہ حضور کے پیش ہے۔ ...''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 9/فروری 1940ء، صفحہ 5)

مہتہ عبدالرزاق صاحب آف کراچی ابن حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے بچوں کی کامیابی پر وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ کو لکھا:

''بچوں کی کامیابی پر ..... آج مبلغ چالیس روپے منی آرڈر جائے تحریک مساجد بیرون ہند جسے میری اہلیہ نے ایک مکفل صندوقچی رکھ کر گاہے بگاہے خود بچوں اور ہمسایوں سے جمع کر کے حاضر خدمت کیے ہیں، قبول فرما کر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 18/اکتوبر 1961ء، صفحہ 6)

بیرون ممالک رہنے والے احمدی حضرات میں مالی قربانی کا جوش بھی قابلِ دید ہے۔ تحریک جدید کے دوسرے سال 1935ء میں جب حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک فرمائی تو بابو چراغ الدین صاحب نے زنجبار (مشرقی افریقہ) سے اپنی ایک مہینے کی پوری تنخواہ 149 شلنگ بھیجتے ہوئے لکھا:

''پیارے آقا! یہ مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ میں تو عرض کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا یہ الہام کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' عنقریب پورا ہوگا، اس وقت ہمارے اموال کی کچھ بھی قدر اور وقعت نہ ہوگی۔ میں خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں حضور جیسے پیارے خلیفہ کے ذریعہ یہ موقع دیا۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 12/مارچ 1935ء، صفحہ 8)

انفاق فی سبیل اللہ کی بے مثال قربانی کا ایک اور نمونہ اخبار الفضل میں یوں پڑھنے کو ملتا ہے جب ایک احمدی دوست نے حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا:

''حضور کا خاص چندہ کی فراہمی کے لیے ارشاد پڑھا، دل میں ایک تڑپ پیدا ہو کر اس کی فراہمی کے لیے عاجز کو ایک خاص فکر پیدا ہوا۔ ... گھر میں کوئی کپڑا یا زیور یا برتن یا جائیداد اس قسم کی نہ تھی جس کو بیچ کر حضور کا ارشاد بجا لاتا کیونکہ عرصہ دراز سے میری اہلیہ بیمار ہے۔ ... عرصہ سے تقریباً دو ڈھائی سو روپیہ کا مقروض ہوں۔ ... میں اس وقت پردیس میں ہوں اور کھانے پکانے کا انتظام ایک احمدی بھائی کے ہاں ہے۔ ... مگر میں اپنی تمام ضرورتوں کو قربان کر کے حضور کے ارشاد کے مطابق ایک ماہ کی تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ جو ابھی وصول کیے ہیں، بذریعہ بیمہ رجسٹری ارسال خدمت کرتا ہوں۔ .....''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 8/جون 1922ء، صفحہ 1،2)

1931ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''مومنوں کے لئے قربانی کا وقت'' کے عنوان سے ایک احباب جماعت کے نام ایک پیغام لکھا جو اخبار الفضل میں 29/اگست 1931ء میں شائع ہوا۔ اس پیغام پر جہاں اور احمدیوں نے لبیک کہا وہاں جالندھر چھاؤنی میں کام کرنے والے ایک ہیڈ بیکر (Head Baker) محترم خواجہ نظام الدین صاحب نے مرکز کو لکھا:

''بندہ نے الفضل مورخہ 29/اگست میں حضرت خلیفة المسیح الثانی کا اعلان بعنوان ''مومنوں کے لئے قربانی کا وقت'' پڑھا۔ میں چالیس روپے ماہوار کا ملازم ہوں اور ایک بڑے کنبے کا متکفل۔ مگر میں اپنے سب سے بڑے کنبے یعنی جماعت احمدیہ کا تعلق بہت مضبوط بلکہ مضبوط تر محسوس کرتا ہوں۔ میں نے

حضرت اقدس کے اعلان کے مطابق پہلی قسط جو کہ چودہ روپے بنتی ہے فوراً سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ چھاؤنی جالندھر کو ادا کر دی ہے۔ علاوہ ازیں اپنے اخراجات خانگی میں جس قدر مجھے گنجائش نظر آئی اُن میں کمی کرتے ہوئے بعض کم ضروری اخراجات بند کر دیے ہیں۔ مجھے اس چھوٹی سی قربانی میں عجیب لطف آیا ہے۔ ...“

(روزنامہ الفضل قادیان۔15/ستمبر 1931ء،صفحہ 2)

یہ تو پرانے احمدیوں کی مثالیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کو بھی مالی قربانی کی اہمیت سمجھنے اور اس میں بھرپور شمولیت کی توفیق بخشی ہے۔شاہ شکیل احمد صاحب مسلم ہوسٹل پٹنہ کالج نے ایک دفعہ لکھا:

”میں نے اس سال جلسہ سالانہ پر بیعت کی ہے۔ گو میں نے ایک ماہ کا چندہ بھیجا تھا لیکن میں باقاعدگی سے ادا نہ کرتا تھا کیونکہ ہم کو چندہ کی اہمیت معلوم نہ تھی لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا چندہ کے متعلق خطبہ پڑھنے کے بعد چندہ نہ بھیجنا گناہ سمجھتا ہوں، ان شاء اللہ چندہ بلا ناغہ بھیجا کروں گا۔ اپریل سے جولائی تک کا چندہ ارسال ہے۔ دعا کیجیے کہ میں آئندہ چندہ بھیجنے میں کوتاہی نہ کروں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا سچے معنوں میں حق دار بن سکوں۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔23/جولائی 1933ء،صفحہ 10)

آج بھی اللہ تعالیٰ نے کئی احمدی احباب کو سلسلہ احمدیہ کے لیے دل کھول کر مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق دی ہے جس کا کچھ تذکرہ گاہے بگاہے ہم سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات میں سنتے رہتے ہیں۔ آیئے ہم سب اپنا اپنا جائزہ لیں کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے ہمیں نوازا ہے کیا ہماری مالی قربانی اس کے مطابق ہے! کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرر کردہ چندوں کی کما حقہٗ ادائیگی کر رہے ہیں! کیا ہم خلیفۂ وقت کی امیدوں کے مطابق انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ لے رہے ہیں! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق دے اور اپنے اسلاف کے نمونوں سے سبق سیکھتے ہوئے ان کو آگے جاری رکھنے کی توفیق دے، آمین!

خدمت کا انمول موقع

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ پانچ، چھ، سات جولائی 2024ء کو حدیقہ احمد، انٹاریو میں منعقد ہو رہا ہے۔

3999 10 Sideroad, Bradford, ON. L3Z 3V6

جلسہ سالانہ کے وسیع انتظامات کے لئے غیر معمولی تعداد میں رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھیں۔ یہ سعادت بڑی برکتوں والی ہے۔ اس خدمت کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے والی ہیں جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں اور ان بابرکت ایام کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

افسر جلسہ سالانہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام قریب آرہے ہیں

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیّدنا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی گئی۔ آپ نے اس جلسہ کے آغاز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے نتیجہ میں فرمایا اور اسی وقت یہ بھی اعلان فرمادیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے جاری ہونے والا ایک انتظام ہے جو دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا اور اس کا فیض ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

1891ء کے پہلے جلسہ میں صرف 75 مخلصین جماعت نے شرکت کی۔ کیسے فدا کار اور خوش نصیب تھے وہ شرکاء جلسہ جن کے اسمائے گرامی ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ جلسہ سالانہ سال بہ سال ترقی کرتا گیا اور اس کا دامنِ فیض وسعت پذیر ہوتا رہا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں مرکزی جلسے بڑی شان سے ہونے لگے اور پھر دنیا کے باقی ملکوں میں بھی ان جلسوں کی داغ بیل پڑی اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسہ دنیا کے کم وبیش ایک سو سے زائد ممالک میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ رحمت کا ایک بادل ہے جو ساری دنیا پر چھا گیا ہے اور اس بادل سے اترنے والی روحانی بارشیں قریہ قریہ اور بستی بستی بندگانِ خدا کے دلوں کو علوم ومعرفت سے سیراب کرتی چلی جاتی ہیں۔

الحمد للہ کہ اب اس جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی تائید ونصرت اور حفاظت کے سایہ میں یہ جلسہ سالانہ جو جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھیالیسواں جلسہ سالانہ ہے بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 5 تا 7 جولائی 2024ء حدیقہ احمد بریڈفورڈ، انٹاریو میں منعقد ہو رہا ہے۔

3999 10 Sideroad, Bradford,
ON. L3Z 3V6

یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت ایمان افروز روحانی جلسہ ہوتا ہے۔

یہ دنیاوی میلوں اور اجتماعوں کی کیفیت کے برعکس نہایت مؤثر روحانی تاثیرات کا حامل ہوتا ہے۔ حصولِ علم ومعرفت اور قربِ مولیٰ کی راہوں کے متلاشی، عشّاقِ اسلام واحمدیت، بیرون ممالک اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے اس نیک ارادہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ ہمیں صحبتِ صالحین سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا اور ہم روحانی اعتبار سے ایک نئی زندگی لے کر اور اپنے سینوں میں خدمت اسلام کا عزم صمیم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے۔ یہی وہ اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے نہایت درد سے بیش قیمت مقبول دعائیں کیں۔ خدا کرے کہ ان دعاؤں کا فیض جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہمیشہ پہنچتا رہے۔ آمین!

اس روحانی جلسہ کے ماحول کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ یہ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور مومنانہ محبت واخوت کے پاکیزہ ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اس جلسہ سالانہ میں روزانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نمازِ تہجد کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ درس القرآن اور درس الحدیث پیش کیا جاتا ہے۔

کینیڈا کے دور دراز شہروں اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے ہزارہا مخلصین کو باہم متعارف ہونے اور باہمی محبانہ تعلقاتِ اخوت استوار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں کے لوگ پہلی بار بھی اس محبت اور وارفتگی کے عالم میں ملتے ہیں کہ گویا لمبے عرصہ کے بعد دو بھائی ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ احمدیت کی برکت سے دیس بدیس کے اجنبی اور ناواقف لوگ رشتۂ اخوت میں منسلک ہو چکے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دن ان روحانی بھائیوں اور بہنوں کے باہم ملنے اور رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کے دن ہوتے ہیں۔

پھر جلسہ کے دنوں میں نئے احمدیوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملتا ہے۔ نیز دوران سال رخصت ہو جانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائے مغفرت کا بھی موقع ملتا ہے۔ الغرض بے شمار روحانی اور علمی فوائد ہیں جو شرکائے جلسہ کو ان تین بابرکت دنوں میں نصیب ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں علمائے سلسلہ کے نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ ان ایمان افروز خطابات سے سامعین کو بیش قیمت نکاتِ معرفت سے اپنے دامن بھرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ذہنوں کو جلاء اور دل کو پُر جوش ولولہ نصیب ہوتا ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہمارے جلسہ سالانہ کے لئے مکرم مولانا ناصر احمد شمس صاحب وکیل التبشیر ربوہ کو مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا ہے اور امسال جلسہ سالانہ کے

مرکزی موضوع ''الخیر کلہ فی القرآن'' (تذکرہ۔صفحہ 609، مطبوعہ 2023ء) یعنی تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے، کے مختلف پہلوؤں پر اردو اور انگریزی میں جماعت احمدیہ کے علمائے سلسلہ نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی، تبلیغی اور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر پیش کی جانی والی بعض تقاریر کے عنوانات درج ذیل ہیں:

- پُرسکون زندگی کے لئے قرآنی راہنمائی
- قرآن کریم: عصر حاضر کے اخلاقی امراض کی شفاء
- جماعت احمدیہ کی ترقی میں عورتوں کا کردار
- خلافت: امن کا حصار
- معزز مہمانوں کے خطابات
- تقریبات نمایاں تعلیمی کامیابیاں، انعامات، علم انعامی اسناد، سر محمد ظفراللہ خاں ایوارڈ وغیرہ
- اختتامی خطاب

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ نیز آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرماتے ہوئے جماعت کی وسعت اور ترقی کا ایک تازہ نشان بنا دے۔ اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ اور اس جلسہ کو ہر جہت سے ان سب مقاصد کو پورا کرنے والا بنا دے جن کی خاطر اس جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین!

جلسہ سالانہ، نور کی برسات

تشریف لائے میہماں پھر نور کی برسات میں
آنکھیں بچھائیں میزباں پھر نور کی برسات میں

قرآن کی مشعل یہاں روشن ہے اک مینار پر
پروانے آئے ہیں یہاں پھر نور کی برسات میں

فضل و کرم مولا کا ہے سایہ فگن چاروں طرف
نور محمدؐ کا بیاں پھر نور کی برسات میں

یاں علم اور عرفان کی پھیلی ہوئی ہے روشنی
نکھرا ہوا ہے سب جہاں پھر نور کی برسات میں

روحانیت ہے موج زن اک جوش سے ہر قلب میں
پُر لطف جلسے کا سماں پھر نور کی برسات میں

لیں گے ملائک سایے میں ہر ذکر کے اجلاس کو
تحمید سے تر ہے زباں پھر نور کی برسات میں

سب احمدی بھائی بہن یک جان ہیں اخلاص سے
پیار و محبت کا سماں پھر نور کی برسات میں

سب حاضرین جلسہ کو پہنچے مسیحاؑ کی دعا
سب ہو کے جائیں شاداں پھر نور کی برسات میں

(محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ۔امریکہ)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں فضل و احسان سے مکرم ولید نعیم صاحب اور محترمہ خزیمہ ظفر صاحبہ آف وڈبرج نارتھ کو مورخہ 31 مارچ 2024ء کو نہایت پیارے سے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''قاسم محمود نعیم'' تجویز ہوا ہے۔

عزیزم قاسم محمود نعیم سلمہ، مکرم ومحترم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ شاہدہ تسنیم تبسم نعیم صاحبہ آف وڈبرج نارتھ کا پوتا اور مکرم ومحترم ظفر احمد صاحب اور محترمہ ثمینہ ظفر صاحبہ آف پیس ویلج سینٹر ویسٹ کا نواسہ ہے۔

ادارہ اس ولادت باسعادت کے موقع پر عزیزم قاسم محمود نعیم سلمہ کے تمام اعزا و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اس بچے کو نیک نصیب اور قرۃ العین بنائے، صفات حسنہ سے مزین فعال زندگی عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے۔ آمین!

ہیومینٹی فرسٹ اور رمضان المبارک

اجتماعی افطار کے ذریعہ انسانیت کی خدمت

نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

لگتا ہے ہیومینٹی فرسٹ اور ماہ رمضان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ نے انسانیت کی خدمت کا سبق اس مبارک مہینہ کی تعلیمات سے حاصل کیا ہے جو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ مارچ 2024ء میں اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ

”اگر اللہ سے رحم درگزر اور بخشش مانگتے ہو تو خود بھی دوسروں کے غمخوار بنو، ان کی تکلیفوں کا خیال رکھو، ان کا بھی کچھ احساس اپنے دل میں پیدا کرو۔ اللہ کی خاطر ہمدردی کر رہے ہو تو اس کا رنگ ہی کچھ اور ہونا چاہئے۔ جب اللہ کی خاطر دوسروں سے نیک سلوک ہوگا تو یہ نیک سلوک اپنے مفادات متاثر ہونے سے کم نہیں ہوگا بلکہ اپنی فطرت کا حصہ بن چکا ہوگا۔“

(ہفت روزہ بدر قادیان۔4/اپریل2024ء)

یہ صبر جو اللہ کی خاطر کیا جاتا ہے وہ دوسری نیکیوں کے ساتھ مشروط ہے اور ہیومینٹی فرسٹ دنیا کے تمام خیراتی اداروں کے برعکس اپنے روایتی انداز میں رضا کارانہ بنیادوں پر کم سے کم اخراجات کے ذریعہ یہاں کینیڈا میں اور کینیڈا سے باہر خدمات انجام دے رہی ہے۔ ماہ رمضان کے آغاز سے بہت پہلے ہی وسیع پیمانے پر افطار کا اہتمام کرنے کے لئے کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ افطار پارٹی کے رضا کار بھی اِسی حکمت عملی کے تحت چندہ جمع کرنے کی تحریک پر کام کرتے رہے، اور16/مارچ 2024ء ہفتہ کے روز اِس افطار پارٹی کا اہتمام مسجد بیت السلام سے ملحق ایوانِ طاہر میں ہوا، مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ افطار کی دعوت میں سات سو کے لگ بھگ مہمان تشریف لائے۔ جب کہ داخلہ کا ٹکٹ 75 کینیڈین ڈالرز رکھا گیا تھا۔

اِس سال ہیومینٹی فرسٹ کے پیش نظر کینیڈا میں مستحقین کو خشک خوراک مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ دو بڑے پراجیکٹ مندرجہ ذیل تھے:

- عام صحت کو برقرار رکھنے اور انسانی جانوں کو بچانے کے لئے آئیوری کوسٹ میں تمام ضروریات سے آراستہ ایک مکمل ہسپتال کی تعمیر۔
- کیمرون کے ایک گاؤں فولپ میں بچوں کے لئے پرائمری سکول کی تعمیر اور اس کا اجرا۔

نماز عصر اور درس قرآن کریم کے بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مرزا عدنان احمد صاحب مربی سلسلہ نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم انس محمود صاحب نے سورۃ البقرۃ کی آیات184۔185 کی تلاوت کی اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کا خطاب

ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے چیئرپرسن ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے اپنے خطاب میں ادارہ کے عملہ اور رضا کاروں کی جانب سے تمام معزز مہمانوں اور سرپرستوں کا رمضان المبارک کے مقدس ایام میں عالمی ضرورتوں کے لئے بے لوث اور مقدس جذبہ کے تحت اس پروگرام میں شامل ہونے کا شکریہ ادا کیا اور آج کی تقریب میں خوش آمدید کہا۔ آپ نے بتایا کہ آج کے دور میں روحانی ترقی کو بہت بڑے چیلنج کا سامنا ہے۔ جہاں اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر محدود وسائل والی اقوام کو پیش نظر رکھتے ہوئے چھٹی کے روز اپنی تفریحات میں سے وقت نکالنا عام حالات میں ممکن نہیں ہوتا۔

آپ نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا اپنے قیام سے اب تک دنیا بھر میں چالیس ملین افراد کو امداد پہنچانے میں کامیاب ہوسکی ہے اور ہمارا فوڈ بینک ہر ماہ صرف وان اور یارک ریجن میں تین ہزار افراد کو خشک خوراک مہیا کر رہا ہے، آپ نے بتایا کہ اس وقت میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم پراجیکٹ کی طرف کروانا چاہتا ہوں جو چند سال قبل شروع ہوا تھا اور یہ آئیوری کوسٹ میں ہسپتال کی تعمیر کا ہے اور یہ سینیگال میں ہمارے ہسپتال کی تعمیر کے بعد دوسرا بڑا پراجیکٹ ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی تعمیر اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گی ان شاءاللہ۔ یہ ہمارا بڑا پراجیکٹ ہے اور اس کی تعمیر کی لاگت تقریباً چار ملین ڈالر ہے۔ جس کا نصف عطیات کی شکل میں ہم حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے لئے ہم اپنے تمام مخیر حضرات سے عطیات کی اپیل کرنا چاہتے ہیں، تاکہ ماہ رمضان میں صدقات کی شکل میں اس ہسپتال کی تعمیر مکمل ہو سکے۔

معزز مہمانوں کا تعارف

آپ کے پر جوش خطاب کے بعد مکرم عدنان احمد مرزا صاحب نے تقریب میں شامل شہر کے معززین جن میں مقامی سیاستدان، صوبائی وزرا اور ارباب اختیار

مہمانوں کا تعارف کروایا اور ہیومینٹی فرسٹ کے لئے ان کی خدمات کی تفصیلات بیان کیں:

- Hon. Ahmed Hussen, Minister of International Development
- Hon. Jasraj Singh Hallan, Member of Parliament Forest Lawn Calgary Alberta
- Hon. Francesco Sorbara, Member of Parliament
- Hon. Anna Roberts, Member of Parliament
- His Excellency Steven Del Duca – Mayor the City of Vaughan
- Hon. Steven Lecce Minister of Education Ontario
- Councilor Marilyn Iafrate, Councillor Ward 1 – Vaughan City
- Mr. Nadeem Mahmood, York Region District School Board of Trustees

آپ نے ان تمام کے علاوہ بہت سے بااختیار حضرات کا تعارف کروایا جو ہیومینٹی فرسٹ کے مختلف پراجیکٹس میں ہاتھ بٹاتے رہے ہیں۔

عزت مآب میئر سٹی آف وان کا خطاب

اس کے بعد سٹی آف وان کے میئر His Excellency Steven Del Duca نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے ہیومینٹی فرسٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جب بھی اس مسجد یا طاہر ہال میں آتا ہوں تو مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا میں اپنے گھر میں آ گیا ہوں۔ خاص طور پر رمضان کے دنوں میں مجھے عبادات کی اہمیت کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔

آپ نے کہا کہ ایسے وقت میں خیراتی کاموں کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ آپ کی کوششیں ساری دنیا میں تسلیم کی جاتی ہیں۔ آج بھی ہم ایسے ہی ایک اہم ہسپتال کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ دنیا بھر میں ہیومینٹی فرسٹ کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے سٹی آف وان کی طرف سے اس ہسپتال کی تعمیر کے لئے دس ہزار کینیڈین ڈالرز کا عطیہ پیش کیا۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے عطیہ

آپ کے خطاب کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پرنسپل صاحب نے چھ ہزار چھ سو کینیڈین ڈالرز کا چیک ہیومینٹی فرسٹ کے اس نئے ہسپتال کی تعمیر کے لئے پیش کیا۔

عزت مآب وزیر تعلیم انٹاریو کا خطاب

اونٹاریو کے وزیر تعلیم Hon. Steven Lecce خطاب کے لئے اسٹیج پر تشریف لائے۔ آپ گزشتہ پانچ برس سے صوبائی وزیر کے طور پر خدمات ادا کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کینیڈا میں اپنی خدمات کی وجہ سے خوب پہچانے جاتے ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی بے لوث کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے ماہ رمضان کے حوالہ سے گراں قدر خدمات کا اعتراف کیا اور رمضان کے بابرکت ایام میں اس مالی تحریک کے لئے ادارہ کی کوششوں میں ہاتھ بٹانے کی اپیل کی۔ آپ نے بتایا کہ یہ ادارہ نہ صرف کیمرون جیسے محدود ذرائع والے ممالک میں خدمات انجام دے رہا ہے، بلکہ حیرت کی بات ہے کہ کینیڈا جیسے ترقی یافتہ ملک میں تین ہزار خاندانوں کو مفت خوراک مہیا کر رہا ہے۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے تاثرات اور اجتماعی دعا

تقریب کے اختتام پر محترم امیر صاحب کینیڈا نے اجتماعی دعا سے پہلے فرمایا کہ آیئے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں غریب اور ضرورت مندوں کی مشکلیں آسان کرے۔ ان کو تکلیفوں اور پریشانیوں سے بچائے۔ اجتماعی دعا کے بعد محترم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی جانب سے ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کو آئیوری کوسٹ میں ایک مکمل ہسپتال کی تعمیر میں حصہ بٹاتے ہوئے ایک لاکھ کینیڈین ڈالرز کا چیک پیش کیا۔

*****

جلسہ سالانہ میں نئے احباب سے تعارف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 376)

ہیومینٹی فرسٹ کے زیر اہتمام افطار ڈنر کی چند جھلکیاں

شعبہ صنعت وتجارت کے زیر اہتمام عید بازار کا انعقاد

مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ صنعت وتجارت جماعت احمدیہ کینیڈا کو اتوار مورخہ 7/اپریل 2024ء کو دوسرا عید بازار منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔ یہ بازار ایوان طاہر میں صبح دس بجے شروع ہوا اور رات نو بجے ختم ہوا۔ اس بازار کے منعقد کرنے کے لئے کئی ہفتوں سے کئی جہتوں سے تیاری کی گئی ۔ فلائرز تقسیم کئے گئے۔ اسٹال لگانے کے لئے کاروباری لوگوں سے رابطے کئے گئے ۔ چنانچہ اتوار کے روز طاہر ہال میں صبح سے ہی خوب گہما گہمی شروع ہوگئی تھی ۔ دور دراز شہروں سے اسٹالز لگانے والوں نے صبح سے ہی سیٹ اپ کا کام شروع کر دیا تھا۔

عید بازار کا باقاعدہ افتتاح مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز ظہر کے بعد کیا۔ گو کہ صبح سے ہی احباب جماعت اسٹالز دیکھنے کے لئے پہنچنے لگے تھے۔ خاص طور پر ایوان طاہر عید بازار کے شائقین سے کچھا کچھ بھرا ہوا تھا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں منتظمین کو دوسرا عید بازار منعقد کرنے کے لئے مبارک باد دی اور کامیابی کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالحلیم طیب صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے مختصر خطاب میں اس بازار کی افادیت اور اہمیت کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام اسٹالز کا معائنہ کیا اور اسٹالز لگانے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔

عید بازار میں دو قسم کے متعدد درج ذیل اسٹالز لگائے گئے۔

Business Stalls

1. Fruit and vegetables
2. Restaurant and Catering Services
3. Kulfi
4. Jewelry
5. Caps
6. House Hold Items
7. Kitchen ware
8. Security Cameras
9. Ladies/ Gents Clothing
10. Bakers
11. Wireless land
12. Cell Phones
13. Computers/Lap Tops
14. Blinds and Shutters
15. Cotton House
16. Toys and Candy Shop
17. Industrial Tool and Kit
18. Student Admission
19. BBQ /Fast Food

Professional Stalls

1. Insurance
2. Real Estate
3. Builders
4. HVac
5. Duct Cleaning
6. Accountants
7. Immigration Consultants
8. Lawyers Offices
9. Mortgage Brokers
10. IT Consultants
11. Homeopathy
12. Career Councill
13. Job Bank
14. Refugee Reset. Desk

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ احباب جماعت کا کاروباری لوگوں سے میل ملاقات کے نتیجہ میں باہمی سماجی اور معاشرتی تعلقات کو فروغ حاصل ہوا اور نئی نئی چیزوں اور خاص طور پر جدید ٹیکنالوجی سے تعارف حاصل کر کے لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوا۔

مختلف پروفیشنز سے تعلق رکھنے والے ماہرین نے ایک صد سے زائد لوگوں کی رہنمائی کی اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے ۔ لوگوں کو امیگریشن کے بارہ میں آگاہ کیا اور انہیں قانونی مشورے دیئے گئے ۔ اسی طرح کاروباری صنعت کو فروغ دینے کے لئے مختلف مواقع، ذرائع اور وسائل سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔

عید بازار کے لئے کثیر تعداد میں سٹالز بک کئے گئے۔ اس کی تمام فیس ریفیوجی سپانسرشپ میں آن لائن جمع کروائی گئی۔

(بقیہ صفحہ 35)

عید بازار کی چند جھلکیاں

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کا ذکرِ خیر

محترمہ امۃ القیوم اعجاز صاحب

17/دسمبر 2023 کو مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب ربوہ پاکستان میں 109 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

مرحوم بھامبڑی گاؤں (انڈیا) کے ایک معزز اور بارسوخ زمیندار چوہدری عبدالکریم صاحب بھامبڑی کے صاحبزادے اور مکرم عبدالعزیز صاحب بھامبڑی، نظارت امورعامہ ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔ آپ کے والد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر خلافت سے محبت اور اطاعت کی مثالی زندگی بسر کی۔ آپ کی والدہ محترمہ بھی قرآن پاک سے محبت کرنے والی بہت نیک خاتون تھیں جن کے زیر تربیت مولوی صاحب نے جماعتی خدمات میں ایک اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور اپنی زندگی کو خلافت سے بے نظیر محبت اور اطاعت سے مزین کیا۔

آپ مدرسہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل تھے کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 1939ء میں اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ نے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ قمر الانبیاء کے پرائیویٹ سیکرٹری اور بیت المال میں بطور کلرک بھی کام کیا۔ آپ ایک لمبا عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ٹیچر رہے۔ اس کے علاوہ ستائیس (27) سال سکول کے بورڈنگ ہاؤس کے ٹیوٹر بھی رہے اور ہر ڈیوٹی کو مثالی طور پر ادا کیا۔ سکول بورڈ کے پیپرز بھی چیک کرتے رہے۔ 6 سال تک یتامیٰ کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ریٹائرمنٹ کے بعد انسپکٹر وقف جدید اور ناظم ارشاد کے طور پر بھی کام کیا۔ وقف جدید میں معلمین کی کلاس کو پڑھاتے رہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد کے تحت مختلف جماعتوں کے دورہ جات بھی کرتے رہے۔

مولوی صاحب مرحوم 50 سال سے زائد عرصہ تک اپنے محلہ کے صدر اور مقامی مسجد کے امام الصلوۃ رہے۔ الحمد للہ

آپ کے شاگرد ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ 2014ء میں آپ کے سو سال کے ہونے پر ساری دنیا میں موجود آپ کے شاگردوں نے ایک لاکھ روپے کا چیک آپ کو پیش کیا۔

آپ نہایت مخلص احمدی، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ ہمیشہ دوسروں کے کام آنے کے لئے تیار رہتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ خلفائے کرام سے انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔ اور دعائیہ خطوط کے ذریعہ ہمیشہ خلیفۂ وقت سے رابطے میں رہتے۔ قرآن مجید سے انتہائی شغف تھا۔ بلاناغہ تلاوت اُن کا معمول تھا۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطالعہ کرتے۔ انہیں درثمین زبانی یاد کرنے میں ملکہ حاصل تھا۔ ان کی طویل زندگی کا راز، محنت، اطاعت، قناعت اور سادہ زندگی تھی۔

29 دسمبر 2023ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد آپ کا تفصیل سے ذکر خیر فرمایا اور آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضورانور کے ارشاد کا متن درج ذیل ہے۔

”پہلا ذکر محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب کا ہے۔ یہ گزشتہ دنوں ایک سو چھ 106 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

کاغذات میں بعض جگہ سے ان کی عمر 106 ثابت ہوتی ہے بعض جگہ 106۔ 109 سال تو کم از کم ان کی عمر بہرحال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد چودھری عبدالکریم صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1918-1919ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ابراہیم بھامبڑی صاحب اپنے والد کی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاندان میں احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے والد صاحب کے ذریعہ آئی۔ میرے والد صاحب پہلے اہلِ حدیث فرقہ سے منسلک تھے۔ 1918ء میں ان کی نظر کافی کمزور ہوگئی۔ موتیا کی بیماری ہوگئی۔ علاج کی خاطر قادیان میں نور ہسپتال میں آ گئے۔ چونکہ میرے والد مشہور تھے۔ جب لوگوں کو پتہ لگا کہ چودھری عبدالکریم صاحب ہسپتال میں داخل ہیں تو تیمارداری کرنے والے لوگ بھی آنے لگے۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ اور اَور دوسرے بزرگ بھی آتے رہے اور چودھری صاحب ان کی خاطر تواضع بھی

کرتے رہے۔ اور ان بزرگوں نے ان لوگوں کو تبلیغ بھی شروع کر دی۔ تو بھامبڑی صاحب لکھتے ہیں کہ والد صاحب کے ذہن میں اچھی طرح یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور دل میں بیٹھ گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات یافتہ ہیں۔ جب ان کے دل نے یہ یقین کر لیا کہ مسیح موعودؑ بالکل برحق ہیں، سچ ہیں کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تو پھر مسیح موعودؑ زمانے کی ضرورت تھی اور مسیح موعودؑ کے آنے کا یہی زمانہ تھا۔ اگر اب نہیں آنا تو پھر کب آنا ہے؟ انہوں نے قادیان میں اپنی بیماری کے دوران ہی بیعت کر لی۔ جب واپس اپنے گاؤں بھامبڑی آئے اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ انہوں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو لوگوں نے آ کے ان سے بڑا افسوس کیا۔ انہوں نے کہا کہ میاں عبدالکریم صاحب اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ نے قادیان جا کر مرزائی ہو جانا ہے تو خواہ آپ اندھے کیوں نہ ہو جاتے ہم آپ کو قادیان نہ جانے دیتے۔ تو ان کے والد صاحب اس کا جواب دیتے تھے کہ میری جسمانی بینائی کے ساتھ روحانی بینائی بھی تیز ہو گئی ہے اور کہتے تھے کہ روحانی بینائی جسمانی بینائی سے زیادہ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ راست پر چلایا ہے اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں۔ بہرحال گاؤں کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اتنا بغض تھا، مولویوں نے اتنا زہر دماغوں میں پیدا کیا ہوا تھا کہ کہا کرتے تھے کہ اگر آپ دعویٰ کریں مہدی ہونے کا تو ہم آپ کو مہدی مان لیں گے لیکن مرزا غلام احمد کو نہیں مانیں گے۔ اس پر ان کے والد صاحب کہا کرتے تھے کہ یہی دیکھ لو یہی صداقت کی نشانی ہے کہ میں نے ان کو مان لیا اور برحق سمجھ کے مانا اس لیے تم لوگ بھی مان لو۔

بہرحال ان کے والد صاحب نے بھامبڑی صاحب کو اور بھامبڑی صاحب کے چھوٹے بھائی کو 1926ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کروا دیا اور پانچ میل کا سفر روزانہ طے کر کے یہ سکول پڑھنے کے لیے آتے تھے۔ ان کے والد صاحب 1931ء میں فوت ہو گئے تو ان کے بھائیوں نے کوشش کی اور والدہ کو کہا کہ ان دونوں بھائیوں کو (ابراہیم بھامبڑی صاحب کو اور ان کے چھوٹے بھائی کو) وہاں قادیان نہ بھیجا کریں بہت دُور جانا پڑتا ہے۔ قریب کا سکول ہے یہاں داخل کروا دیتے ہیں لیکن والدہ نے یہی کہا کہ میں یہ نہیں کر سکتی۔ ان کے والد صاحب نے جو مدرسہ احمدیہ میں داخل کروایا ہے تو اب یہ مدرسہ احمدیہ میں ہی پڑھیں گے۔ اور اس طرح کہتے ہیں ہم وہاں قادیان جاتے رہے۔ پھر قادیان مدرسہ سے ساتویں جماعت پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ اس وقت ساتویں کے بعد جامعہ میں داخل ہوا جاتا تھا۔ پھر 1941ء میں پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1939ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ پورا ان کو یاد تھا۔ بہت ساری نظمیں کلام محمودؓ کی، درثمین کی یاد تھیں۔ اقتباسات بہت سارے ان کو یاد تھے اور بڑے جلدی یہ حوالے دے دیا کرتے تھے۔

1939ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد انہوں نے زندگی وقف کر دی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؓ نے فرمایا۔ دفتری کام سیکھیں۔ یکم جنوری 1944ء میں مدرسہ احمدیہ میں دینیات اور عربی ٹیچر کے طور پر تقرری ہوئی۔ 1941ء سے 1947ء تک جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ 1941ء تا 44ء تین سال حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ قمرالانبیاء کے پرسنل سیکرٹری کے طور پر کام کیا۔ پھر نظارت بیت المال میں بھی آپ نے کام کیا کیونکہ حضرت مصلح مود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دفتری کام سیکھنے کی تلقین فرمائی تھی۔ پھر 1947ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور استاد تقرری ہوئی اور پارٹیشن کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1974ء میں یہ سکول سے ریٹائرڈ ہوئے اور پھر 1975ء تا 1994ء وقف جدید میں بطور انسپکٹر وقف جدید ناظم ارشاد کا کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا طاہر احمد کے ساتھ بھی کام کرتے تھے اور ان کے ارشاد پر مختلف جگہوں کے دورے کرتے تھے اور معاملات نپٹاتے تھے۔ معلمین کو پڑھانے کا بھی انہوں نے فریضہ انجام دیا۔ پچاس سال سے زائد عرصہ ان کو صدر محلہ دارالنصر کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ امام الصلوٰۃ تھے تو تراویح بھی پڑھایا کرتے تھے۔ قرآن کریم بھی ان کو کافی حفظ تھا۔

ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ رشتہ داروں سے آپ کا سلوک مثالی تھا۔ جتنے رشتہ دار

بھی ربوہ سے باہر مقیم تھے ان کے بچوں نے ہمارے گھر میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ کی طویل اور بابرکت فعال زندگی کا راز صبح سویرے فجر پر اٹھنا، ذکر الٰہی کثرت سے کرنا، پیدل چلنا اور سائیکل پر سکول اور دفتر آنا تھا۔ انتہائی سادہ خوراک لیتے تھے اور ہمیشہ قانع اور صابر رہتے تھے۔ خلفائے کرام سے بے انتہا اور سچی محبت رکھتے تھے۔

کہتی ہیں ہم سب بچے باہر تھے۔ جب ان کو کہتے کہ آپ باہر آ جائیں تو یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر میں نے روزانہ دعا کے لیے جانا ہوتا ہے تو میں اب باہر نہیں آ سکتا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ان کو ایک خاص محبت اور لگاؤ تھا۔ جب بھی کوئی آپ کے پاس دعا کے لیے آتا تو سب سے پہلے کہتے کہ خلیفۂ وقت کو خط لکھو پھر دعا کروں گا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر اس کے لیے دعا بھی کیا کرتے تھے اور سونے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ یا عین فیض اللّٰہ والعرفان والا پورا قصیدہ، سب اشعار پورے سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

پھر یہ لکھتی ہیں کہ میرے ابا جان ایک خواب کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے جو اُن کے والد یعنی ان کے دادا نے، بیٹی کے دادا نے دیکھی تھی کہ ابراہیم کھجور کے درخت کے اوپر چڑھ رہا ہے اور وہ ڈر رہے ہیں کہ میں کہیں نیچے نہ گر جاؤں لیکن دیکھتے ہی دیکھتے کھجور کے درخت کے آخری حصہ تک پہنچ جاتا ہوں تو آپ یعنی میرے والد صاحب اس خواب کی تعبیر اپنی طویل عمری اور علم کی لیتے تھے۔

شیخ مبارک احمد صاحب ناظر دیوان پاکستان لکھتے ہیں کہ میں ان کا شاگرد بھی رہا۔ پھر پانچ سال ان کے ساتھ ٹیچر کے طور پہ سکول میں پڑھایا بھی۔ بورڈنگ میں بھامبڑی صاحب ٹیوٹر کے طور پر کام کرتے تھے۔ بڑا لمبا عرصہ انہوں نے کام کیا ہے۔ بورڈنگ کے لڑکوں کے ساتھ احمدی اور غیر احمدی سب بچوں کے ساتھ پیار اور محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھتے تھے۔ ہر لڑکے کی طبیعت اور مزاج کے مطابق تربیت کا الگ الگ طریقہ اختیار کرتے۔ لڑکے بھی آپ سے بہت جلد مانوس ہو جاتے اور باپ ہی کی طرح عزت اور سلوک رکھتے تھے۔ اکثر وقت بورڈنگ میں گزارتے۔ نماز کی امامت کرواتے۔ سب لڑکوں کی نماز میں خاص نگرانی کرتے اور بڑے پیار اور محبت کرنے والے، شفقت کرنے والے تھے۔

میں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں۔ اور انہوں نے مجھ پر سختی بھی کی بلکہ میں جب ناظر اعلیٰ تھا تو ان کو ان کی سختی یاد کرایا کرتا تھا تو ہنس دیا کرتے تھے لیکن ساتھ ہمدردی ہوتی تھی۔ اصلاح کی غرض ہوتی تھی۔

صدارت کے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیے اور یہ کہا کرتے تھے کہ مجھے ان سب گھروں کا پتہ ہے جن میں کوئی مرد نہیں ہوتا جہاں عورتیں اکیلی رہتی ہیں۔ مرد باہر سفر پہ گئے ہوتے ہیں تو میں بازار جاتے ہوئے ان گھروں سے رابطہ کر کے آتا ہوں تا کہ شہر میں کوئی کام ہو تو بتا دیں۔ اور پھر ایک تھیلا ہوتا تھا، قلم ہوتی تھی، کاغذ ہوتا تھا اس پر لکھ لیتے تھے کہ کیا چیزیں لا کے دینی ہیں۔ پھر ہر گھر میں ان کا سودا پہنچا بھی دیا کرتے تھے۔ ڈاک خانہ میں خط پوسٹ کر دیتے اگر لکھنے والے ہوتے۔ اور اگر وہاں سے خط آئے ہوتے تو وہ ڈاک خانہ سے لے آتے اور ان کو گھروں میں پہنچا دیتے۔ پھر اگر کوئی کہتا خط پڑھ کے سنا دیں، کوئی اَن پڑھ ہوتا تو اس کو پڑھ کے سنا بھی دیا کرتے تھے۔ زبردست امین تھے۔ کبھی کسی کی کوئی بات کسی دوسرے سے نہیں کرتے تھے۔ صدر محلہ ہونے کی وجہ سے ان کے پاس بعض معاملات بیویاں لے کے آتی تھیں، خاوندوں کی کمزوریاں بیان کرتی تھیں تو آپ خاوندوں کو بغیر احساس دلائے اچھا موقع دیکھ کے نصیحت کر دیا کرتے تھے اور معاملہ سلجھا دیا کرتے تھے۔ الغرض محلے کے افراد مرد اور عورتیں اور بچے ان کو باپ کی طرح مہربان پاتے تھے۔

یہ ہے اصل طریقہ عہدیداروں کا کہ کس طرح ان کو لوگوں سے مل جل کے رہنا چاہیے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

اور مربیان کو بھی نصیحت کیا کرتے تھے کہ کچھ نظمیں بھی یاد کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا شعری کلام بھی پڑھو۔ اس میں بھی نصیحتیں ہوتی ہیں اور خود انہوں نے بتایا کہ میں روزانہ قصیدے پڑھتا ہوں اور پھر سوتا ہوں۔ پس یہ مربیان کے لیے بھی نصیحت ہے۔

ان کی زندگی میں ان کی ایک بیٹی کو گاؤں سے ربوہ آتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ بڑے صبر اور سکون سے انہوں نے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ پھر ایک دوسری بیٹی لندن میں فوت ہوگئیں۔ اس وقت یہ بیمار بھی تھے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ (بقیہ صفحہ 35)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرمارہا ہے۔ الحمد للہ۔

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جاری فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرمایا:

”یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کرسکو۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد دوم، صفحہ 357)

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام بھی قریب آرہے ہیں۔ بعض احباب نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا۔

ایسے تمام وہ افراد (مرد اور خواتین) جن کی کوئی بھی آمد ہے۔ یاد رہے کہ آمد سے مراد جاب، بزنس، پارٹ ٹائم جاب، سوشل ویلفیئر old age benefit, Employment Insurance , Pension, Disabilityوغیرہ ہے، ان پر لازمی چندہ جات ؛چندہ عام یا چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ باشرح ادا کرنا ضروری ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا توجہ دلا چکے ہیں کہ لازمی چندوں کو دوسرے تمام چندوں پر فوقیت حاصل ہے اس لئے پہلے لازمی چندوں کی باشرح ادائیگی کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے گزارش ہے کہ اپنے چندوں کا جائزہ لیں اور اگر کوئی بقایا جات ہیں تو تمام بقایا جات جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین!

خالد محمود نعیم

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

جلسہ سالانہ سے مدعا اور اصل مطلب

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔۔۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 394)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھیالیسواں جلسہ سالانہ 2024ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھیالیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ ، ہفتہ ، اتوار مورخہ 5، 6، 7 جولائی 2024ء حدیقہ احمد بریڈفورڈ میں منعقد ہو رہا ہے۔

3999 10 Sideroad, Bradford, ON. L3Z 3V6

یہ جلسہ روحانی، علمی ، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔چنانچہ حضورعلیہ السلام نے 7/دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے ۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔جلد اوّل،صفحہ341،ایڈیشن 1989ء)

ان دنوں مسجد بیت الاسلام میں روزانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نمازِ تہجد ادا کی جاتی ہیں۔ درس کا خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ اور علمائے سلسلہ کے نہایت علمی ، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں ، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھر پور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ تشریف لائیں اور خوب دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامراں فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں ۔ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

شیخ عبدالودود

افسر جلسہ گاہ

دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو

”دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو، پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں،اور فائدہ اٹھائیں۔مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آ گیا پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہو گی۔...وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ کیسے ہی نیک، متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے ۔انہوں نے قدر نہیں کی۔“ (ملفوظات۔جلد اوّل،صفحہ 124،ایڈیشن 1988ء)

بقیہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے متعلق اہم ہدایات

پس جب یہ نیک ارادے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا جارہا ہو اور اس کی خاطر جمع ہونے والے لوگوں کے لئے بہتر سہولتوں اور انتظامات کی کوششیں کی جارہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ تو ایسے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔

یہ جلسہ کے مہمان ہیں

- بعض گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوں گے ان گھر والوں کو بھی حوصلہ دکھانا چاہیے۔بعض گھروں میں رشتہ دار ٹھہرے ہیں ان کو رشتہ دار سمجھ کر نہ ٹھہرائیں بلکہ یہ جلسہ کے مہمان ہیں اس لئے ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ہر مہمان کے ساتھ خواہ وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو، حُسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹی اور فرائض انجام دے سکیں۔

جلسہ ختم ہو تو صفائی کا بہت کام ہوتا ہے

- جب جلسہ ختم ہو تو صفائی کا کام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لنگرخانہ والے،صفائی کے کارکنان پر انحصار نہ کریں بلکہ خود بھی ساتھ ساتھ صفائی کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو جلسے سے احسن رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر شر سے بچائے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہم پر نازل فرمائے۔ آمین!

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2003ء۔خطباتِ مسرور، جلد اول،صفحہ 184)

بقیہ از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کا ذکر خیر

اس وقت بھی بڑے حوصلے سے اس صدمہ کو برداشت کیا بلکہ دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے تھے۔ بہرحال انہوں نے ہر انداز سے ایک کامیاب زندگی گزاری اور لمبی زندگی گزاری اور اکثر کہا کرتے تھے کہ دوسرا جہان اس جہان سے بہت خوبصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 2023ء مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔ 19جنوری 2024ء،صفحہ 3-5)

آپ نے لواحقین میں دو بیٹے مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب امریکہ اور مکرم محمد انور صاحب جرمنی اور ایک بیٹی راقم الحروف امۃ القیوم اعجاز مقیم احمدیہ ابوڈ آف پیس یادگار چھوڑے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔آمین!

بقیہ از عید بازار کی چند جھلکیاں

امر واقع یہ ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے اس بازار سے استفادہ کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبہ صنعت وتجارت کے تمام منتظمین اور کارکنان کو جزائے خیر دے۔آمین!

افسران جلسہ سالانہ کینیڈا 2024ء

خداتعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھیالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 05 ، 06، 07 جولائی 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار حدیقہ احمد بریڈفورڈ میں منعقد ہو رہا ہے۔

3999 10 Sideroad, Bradford, ON. L3Z 3V6

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت واحسان جلسہ سالانہ کینیڈا کے جملہ انتظامات کے لئے درج ذیل افسران کا تقرر فرمایا ہے۔

- افسر رابطہ۔مکرم شیخ عامر محمود صاحب
- افسر جلسہ سالانہ۔مکرم رضوان احمد مسعود میاں صاحب
- افسر جلسہ گاہ۔مکرم شیخ عبدالودود صاحب
- افسر خدمت خلق۔مکرم طاہر احمد صاحب

احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو کامیاب وکامراں فرمائے اور مذکورہ بالا افسران اور ان کے نائبین، ناظمین، منتظمین، اراکین اور تمام رضا کاروں کو بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ بہتر خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن اور ہر لحہ ان کی تائید اور نصرت فرمائے ۔ آمین!

*****

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید محمد شاہد احمد صاحب

23/فروری 2024ء کو مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید محمد شاہد احمد صاحب مسس ساگا جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

27/فروری 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مغرب کی نماز کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کی طویل خدمات کا مختصر مگر جامع ذکر خیر فرمایا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور پسماندگان سے تعزیت کی ۔اور اگلے روز 28/فروری گیارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔مرحوم مکرم ڈاکٹر شاہ محمد رشیدالدین صاحب اور حضرت سیدہ میمونہ خاتون رضی تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے اور حضرت سید ارادت حسین شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورحضرت راوٗالنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑپوتے تھے ۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی باسیوں میں سے تھے۔آپ بہار کے ایک علمی گھرانہ کے چشم وچراغ تھے مختلف رسائل وجرائد میں آپ کے علمی اور تحقیقی مضامین شائع ہوئے۔آپ نہایت نیک ،صالح ،صوم وصلوٰۃ کے پابند ،تہجد گزار ،ہمدرد وخیرخواہ ،خلیق ،ملنسار ،مہمان نواز ،وضعدار شخصیت کے حامل تھے ۔لمبا عرصہ سڈبری یونیورسٹی میں تعلیم وتدریس سے وابستہ رہے اور بیس سال تک جماعت احمدیہ سڈبری کے صدر رہے ۔علاوہ ازیں بین الاقوامی اداروں کے ذریعہ امت مسلمہ کے لئے تعلیمی خدمات انجام دینے کی توفیق ملی ۔آپ کو مسجد بیت الاسلام کے تاریخی سنگِ بنیاد رکھنے کے موقع پر ایک اینٹ رکھنے کا شرف حاصل ہوا۔آپ نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کی ۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بڑے اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مبارکہ احمد صاحبہ ،ایک بیٹا ندیم احمد صاحب، دوبیٹیاں محترمہ نجمہ احمد صاحبہ ،محترمہ سبرینا احمد صاحبہ مسس ساگا اور ایک بھائی مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید محمد شہاب احمد صاحب ایڈمنٹن یاد گار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے علالت کے دوران ان کے سعادت مند بچوں کو ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم کے اور بھی اعزاواقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ

28/فروری 2024ء کو محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم وان جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

29/فروری کو مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ یکم/مارچ کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا۔اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دعا کرائی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ۔ نیک،صالحہ،صوم وصلوٰۃ کی پابند،تہجد گزار،قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی،حضورانور کا خطبہ جمعہ باقاعدہ سننے والی،خلیق،ملنسار اور دعاگو خاتون تھیں۔اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی ۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم زاہد محمود صاحب وان ،مکرم نثار احمد صاحب جرمنی ،مکرم محمود احمد صاحب آسٹریلیا ،مکرم عارف محمود صاحب امریکہ، مکرم آصف محمود صاحب اور ایک بیٹی محترمہ شازیہ فرزانہ صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے علالت کے دوران ان کے سعادت مند بیٹے مکرم زاہد محمود صاحب اور ان کی فیملی کو ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔مرحومہ کے اور بھی اعزاواقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

مکرم سید عبدالمنان عارف صاحب

29فروری 2024ء کو مکرم سید عبدالمنان عارف صاحب ڈرہم ایسٹ جماعت 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

3/مارچ 2024ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد ان کا مختصر ذکر خیر کیا گیا۔اور مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت نے شرکت کی۔اگلے روز 4/مارچ ایک بجے تھورنٹن قبرستان آشواہ میں تدفین ہوئی اور مکرم عمر اکبر صاحب

مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔ آپ مکرم حافظ سید عبدالحمید صاحب کے بیٹے تھے ۔ جنہوں نے اپنے خاندان کے پچاس افراد کے ساتھ قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔مرحوم نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے ۔ آپ کو جماعت احمدیہ ڈرہم اور مارکھم میں سیکرٹری مال اور جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی ۔بچوں کی اعلیٰ تربیت کی ۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ رفعت جہاں صاحبہ ، دو بیٹے مکرم عاطف منان صاحب لندن ، مکرم عابد منان صاحب امریکہ، تین بہنیں محترمہ سائرہ قریشی صاحبہ امریکہ ، محترمہ ثوبیہ منان صاحبہ جرمنی، محترمہ سنینہ منان صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم مبارک احمد بٹ صاحب

29 فروری 2024ء کو مکرم مبارک احمد بٹ صاحب ہملٹن جماعت 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

31/ مارچ 2024ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد ان کا مختصر ذکر خیر کیا گیا۔ اور اس کے بعد مکرم آصف احمد خان مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت نے شرکت کی۔اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دعا کرائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔آپ حضرت میاں فتح دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے تھے ۔آپ کا سیکھواں فیملی کے تین صحابہ حضرت میاں امام الدین ، حضرت میاں خیرالدین اور حضرت میاں جمال الدین رضی اللہ عنہما سے تعلق تھا۔ مرحوم تیس سال تک شالیمار ٹاؤن لاہور کے صدر حلقہ رہے اور ہملٹن میں سیکرٹری وصایا خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔نہایت ہمدرد اور خیر خواہ تھے ۔ نیک ، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار تھے۔ پاکستان میں تیس سال تک لوگوں کا علاج معالجہ کرتے رہے ۔بچوں کی اعلیٰ تربیت کی ۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عدنان عاصم پاشا صاحب امریکہ، مکرم ذوالقرنین احمد صاحب ایر ڈری، تین بیٹیاں محترمہ صائمہ خواجہ صاحبہ سوئٹزرلینڈ، محترمہ فائزہ خواجہ صاحبہ صدر لجنہ اہلیہ مکرم رضوان خواجہ صاحب صدر برلنگٹن ، محترمہ نمود سحر صاحبہ نیدرلینڈ اور نواسہ مکرم فوزان احمد خواجہ صاحب قائد اوک ول یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی صاحبزادی محترمہ فائزہ خواجہ صاحبہ اور ان کی فیملی کو ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم شیخ محمود احمد صاحب

6/مارچ 2024ء کو مکرم شیخ محمود احمد صاحب حدیقہ احمد جماعت 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

8/مارچ 2024ء کو ایوان طاہر میں بارہ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور ان کے پسماندگان اور اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی طویل خدمات کا مختصر مگر جامع ذکر فرمایا اور نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب وخواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی ۔ اگلے روز 9 / مارچ کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک ، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار، ہمدرد وخیرخواہ ، معاملہ فہم ، صلح جو اور دعا گو بزرگ تھے ۔حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کے ساتھ لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا ان کے قابل اعتماد ساتھیوں میں سے تھے ۔حلقہ فیصل آباد کے صدر بھی رہے ۔ یہاں پر پندرہ سال سے زائد عرصہ تک ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ کینیڈا فرائض انجام دینے کی توفیق ملی ۔ اطاعت اور فرمانبرداری کی اچھی مثال تھے ۔عموماً کلیدی کردار ادا کرتے رہے ۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ نگیں شیخ صاحبہ ، ایک بیٹا مکرم معاذ احمد شیخ صاحب، دو بیٹیاں محترمہ اسماء شیخ صاحبہ ، محترمہ واصلہ چوہدری صاحبہ حدیقہ احمد یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم، مکرم محمد عامر محمود شیخ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے خالو تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے سعادت مند بچوں کو مرحوم شیخ صاحب کی علالت کے دوران غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

محترمہ آمنہ خان صاحبہ

8/مارچ 2024ء کو محترمہ آمنہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم کامران ظفراللہ صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 42 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

10/مارچ 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں چھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا ۔ نماز مغرب کے بعد مسجد بیت الحمد میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اگلے روز 11/ مارچ ایک بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ۔مرحومہ مکرم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب واقف زندگی، سیکرٹری رشتہ وناطہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی

دختر نیک اختر تھیں۔ آپ کے نانا مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب مرحوم نہایت نیک مخلص ،فدائی فضل عمر ہسپتال کے ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اور پیرا میڈیکل نرسنگ سکول ربوہ کے پرنسپل تھے۔

مرحومہ نیک ،صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، خلیق ، ملنسار، مہمان نواز ، ہمدرد وخیرخواہ ، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔معذور بچوں کی تعلیم وتدریس سے وابستہ تھیں۔ بڑی محنت، لگن اور انسانی ہمدری کے جذبہ سے سرشار ہوکر معذور بچوں کا خیال رکھتی تھیں۔آپ نے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص اوروفا کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر مکرم کامران ظفراللہ صاحب، دو بیٹے مکرم جبران ظفر خاں صاحب ، مکرم شاہان ظفر خاں صاحب ، ایک بیٹی محترمہ ایمان ظفر خاں صاحبہ بریمپٹن ویسٹ ، والد محترم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب ، والدہ محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ ٹرانٹوویسٹ ، دو بھائی مکرم ہمایوں حفیظ احمد صاحب ایڈمنٹن ویسٹ، مکرم محمد عثمان احمد صاحب واقف زندگی، شعبہ کمپیوٹر کینیڈا، دو بہنیں محترمہ طیبہ خاں صاحبہ ونڈسر ، محترمہ عائشہ خاں صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ نور بخت صاحبہ

14/مارچ 2024ء کو محترمہ نوربخت صاحبہ اہلیہ مکرم حسن سید صاحب وان جماعت 24 سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کفِ دست ساقی چھلک پڑا

15/مارچ 2024ء کو ایوان طاہر میں بارہ بجے سے مستورات کے حصہ میں مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔کثیر تعداد میں خواتین اور احباب جماعت نے شرکت کی اور ان کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔اور اس کے بعد مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا اور پھر ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اور خواتین کے علاوہ امریکہ اور دور دراز شہروں سے اعزاواقارب نے شرکت کی۔ اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی ۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت غلام نبی آف ڈیرہ دون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت پروفیسر سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف بھاگلپور کی پڑنواسی تھیں۔ نیک، صالح اور علم وفضل کے گھرانہ کی چشم وچراغ تھیں۔اورخود بھی علم دوست خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے پروگرام میں بڑی باقاعدگی سے حصہ لیتیں اسی طرح علمی اور تحقیقی مباحثوں میں شرکت کرتیں ۔مرحومہ نیک ، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔گزشتہ سال کینسر کی تشخیص ہوئی اور اللہ کی رضا کے ساتھ صبر وتحمل سے تمام تکلیف برداشت کی۔ گلہ نہ کوئی شکوہ۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص ومحبت اور صدق ووفا کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر مکرم حسین سید صاحب امریکہ، والد محترم اعجاز احمد صاحب ، والدہ محترمہ صفورہ صدیقی صاحبہ ، دو بھائی مکرم عزیز احمد صاحب ، مکرم جعفر احمد صاحب وان ، دو بہنیں محترمہ آصفہ اعجاز صاحبہ لندن ، محترمہ میمونہ اذکاء صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔مرحومہ کا بہت بڑا خاندان ہے یہاں ان کے اور بھی اعزاواقارب ہیں۔

مکرم طاہر محمود ناصر چوہدری صاحب

15/مارچ 2024ء کو مکرم طاہر محمود ناصر چوہدری صاحب وان جماعت 64سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

18/مارچ 2024ء کو ایوان طاہر میں چھ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ونی پیگ، امریکہ، یوکے اور جرمنی سے آئے ہوئے اعزاواقارب نے شمولیت کی۔کثیر تعداد میں لوگوں نے ان کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔اور اس کے بعد مسجد بیت الاسلام میں نمازمغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور پھر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اگلے روز 19/مارچ کو بارہ بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر شدید سردی کے باوجود احباب جماعت نے کثرت سے شرکت کی ۔مرحوم نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کو اپنے گھر پر ٹھہراتے رہے۔مہمان نواز، ہمدرد ، خلیق اور بہت ملنسار تھے۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص اورمحبت کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کشور طاہرہ چوہدری صاحبہ وان، ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر قاصد محمود چوہدری صاحب ونی پیگ، ایک بیٹی محترمہ انیقہ محمود چوہدری صاحبہ وان، تین بھائی مکرم میجر (ر) خالد محمود صاحب وان ، مکرم طارق محمود صاحب امریکہ ، مکرم ناصر محمود صاحب جرمنی اور تین بہنیں محترمہ خالدہ محمود صاحبہ یوکے ، محترمہ طاہرہ رحمٰن صاحبہ امریکہ اور محترمہ محمودہ چیمہ صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم مبشر احمد صاحب

16/مارچ 2024ء کو مکرم مبشر احمد صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 66سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

19/ مارچ 2024ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔جس میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اور بعدہ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عمیر خاں صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم ،حضرت پیر فیض احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے ۔ نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نماز جمعہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرنے والے تھے۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ محمودہ مبشر صاحبہ ، تین بیٹے مکرم سوبان احمد صاحب ، مکرم رضوان احمد صاحب ، مکرم فیض احمد صاحب بریمپٹن ویسٹ، تین بیٹیاں محترمہ وردہ سوکیہ صاحبہ وینکوور، محترمہ حرا مبشر صاحبہ اور محترمہ سوسن مبشر صاحبہ بریمپٹن ویسٹ اور ایک ہمشیرہ محترمہ نبیلہ طاہر صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ شاہدہ شاہ صاحبہ

28/ مارچ 2024ء کو محترمہ شاہدہ شاہ صاحبہ اہلیہ مکرم قیوم علی شاہ صاحب مرحوم اوک ول جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّـآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

یکم / اپریل 2024ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز ظہر کے بعد مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا گیا اور مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت اور اعزاواقارب نے شرکت کی۔ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم اعزاز محمود زبیری صاحب سیکرٹری جائیداد بریمپٹن نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک ، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، خلیق ، ہمدرد خیرخواہ، دعا گو تھیں ۔ مائیکروبیالوجی اور کیمسٹری کی تدریس سے وابستہ رہیں۔ بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی ۔ خلافت کے ساتھ تعلق تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم محمود شاہ صاحب ہملٹن ، دو بیٹیاں محترمہ فوزیہ شاہ صاحبہ اوک ول، محترمہ عالیہ شاہ صاحبہ ہملٹن، دو بھائی مکرم عباس حسین صاحب ٹرانٹو ، مکرم سرفراز حسین صاحب، تین بہنیں محترمہ منصورہ حسین صاحبہ مسس ساگا، محترمہ محمودہ زبیری صاحبہ بریمپٹن ایسٹ ، محترمہ ناصرہ مرتضیٰ صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم مصور احمد صاحب

30/ مارچ 2024ء کو مکرم مصور احمد صاحب ملٹن ویسٹ جماعت 26 سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّـآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کف دست ساقی چھلک پڑا

5/ اپریل 2024ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا گیا اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت اور اعزاواقارب نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 6 / اپریل دو بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند ، خلیق ، ہمدرد وخیرخواہ، مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے ۔ جماعت احمدیہ ملٹن ویسٹ کے ایک فعال رکن تھے ۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں والدہ محترمہ شہلا احمد صاحبہ ، ایک بھائی مکرم ریان احمد صاحب، ایک بہن محترمہ ثمران احمد صاحبہ ملٹن ویسٹ ، نانا جان مکرم شمس الحق ایاز سید صاحب ملٹن ایسٹ ، دو ماموں مکرم ضیاء الحق سید صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم صباح الحق سید صاحب برینٹ فورڈ یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالغفور خاں صاحب

7/ اپریل 2024ء کو مکرم عبدالغفور خاں صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 71سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّـآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

8/ اپریل 2024ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا گیا اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت اور اعزاواقارب نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 9/ اپریل کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عمیر احمد خاں صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔ آپ کا تعلق کوٹ بہادر ، جھنگ سے تھا۔ والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد آپ نے 1965ء میں مع فیملی احمدیت قبول کی ۔ اور بڑے اخلاص کے ساتھ جماعت سے وابستگی اختیار کی ۔ آپ نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ملنسار، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے، مالی قربانیوں میں پیش پیش رہنے والے تھے۔ بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ امۃ الحی بشریٰ صاحبہ، دو بیٹے مکرم رحمٰن فراز خاں صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم عدنان احمد خاں صاحب آشاوہ، چار بیٹیاں محترمہ ثنائلہ خاں صاحبہ، محترمہ عافیہ خاں صاحبہ بریمپٹن ویسٹ ، محترمہ ملیحہ خاں صاحبہ جرمنی، محترمہ ماریہ خاں صاحبہ پاکستان ۔ مکرم رشید محمود صاحب ، بریمپٹن ویسٹ بہنوئی، محترمہ میمونہ احمد صاحبہ ، بریمپٹن ویسٹ بہو، مکرم عبدالحمید جنجوعہ صاحب ، بریمپٹن ویسٹ داماد، مکرم راجہ علی محمد صاحب، بریمپٹن ویسٹ داماد یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم سید منیر احمد بخاری صاحب

17؍ اپریل 2024ء کو مکرم سید منیر احمد بخاری صاحب آف پاکستان 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

19؍ اپریل 2024ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا گیا۔ مکرم خالد احمد منہاس صاحب مربی سلسلہ بریڈفورڈ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم کراچی میں مالیاتی امور کے پروفیسر تھے۔ کینیا میں بنک مینیجر رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ملنسار، ضرورت مندوں کا خیال رکھتے تھے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ حفیظہ منیر صاحبہ، ایک بیٹا مکرم سید نجیب احمد بخاری صاحب پاکستان، چار بیٹیاں محترمہ شبنم افضل صاحبہ پاکستان، محترمہ فاریہ جاوید صاحبہ وان، محترمہ سیدہ نوشابہ زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم سید زاہد احمد صاحب بریڈفورڈ ویسٹ، محترمہ سیدہ شرمین اظہر صاحبہ اہلیہ مکرم سید اظہر احمد صاحب وان یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم آصف اعجاز صاحب

21؍ اپریل 2024ء کو مکرم آصف اعجاز صاحب حلقہ احمدیہ ابوڈ آف پیس 29 سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کف دست ساقی چھلک پڑا

25؍ اپریل 2024ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز ظہر کے بعد مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا گیا۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم ایک مخلص، نیک اور صالح نوجوان تھے۔ خلیق، ملنسار، دوسروں کے لئے ہمدردی کرنے والے اور لوگوں کے کام آنے والے وجود تھے۔ دوستوں میں ہردلعزیز تھے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں والد محترم محمد اعجاز صاحب، والدہ محترمہ امۃ القیوم اعجاز صاحبہ، ایک بھائی مکرم ابرار احمد صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس اور ایک بہن محترمہ وجیہہ اعجاز صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم ماسٹر مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب کے نواسے تھے۔

مکرم صفدر علی جاوید صاحب

22؍ اپریل 2024ء کو مکرم صفدر علی جاوید صاحب آف مانٹریال ویسٹ 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

26؍ اپریل 2024ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا گیا۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم مکرم چوہدری اکبر علی صاحب کے صاحبزادے تھے جنہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مرحوم نے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے تعلیم حاصل کی۔ آپ 1986ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کرنے کے لئے جارہے تھے کہ کراچی ایئرپورٹ پر دیگر احمدیوں کے ساتھ انہیں بھی حراست میں لے لیا گیا۔ آپ نہایت مخلص، نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، خیرخواہ اور جماعت کے فعال رکن تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کی۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ محمودہ طلعت صاحبہ، تین بیٹے مکرم شہباز محمود خاں صاحب مسس ساگا، مکرم رضی احمد خاں صاحب اوک ول، مکرم رفیع احمد صفدر صاحب مانٹریال ویسٹ، دو بیٹیاں ثناء احمد صاحبہ مانٹریال ویسٹ، محترمہ آمنہ صفدر صاحبہ مسس ساگا، دو بھائی مکرم آصف علی پرویز صاحب یوکے، مکرم منور احمد چوہدری صاحب مانٹریال ویسٹ، پانچ بہنیں محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ نیومارکیٹ، محترمہ ناصرہ نعیم صاحبہ بیری ساؤتھ، محترمہ خالدہ ظفر صاحبہ ٹرانٹو، محترمہ غزالہ شفیق صاحبہ امریکہ، محترمہ روبینہ حیات صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

”اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ“ (ملفوظات۔ جلد1، صفحہ108، ایڈیشن1988ء)